بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

اہلحدیث

لاہور

مسلک اہلحدیث کا داعی

جلد: 46

15 تا 21 شعبان 1436ھ 5 تا 11 جون 2015ء

شمارہ: 22

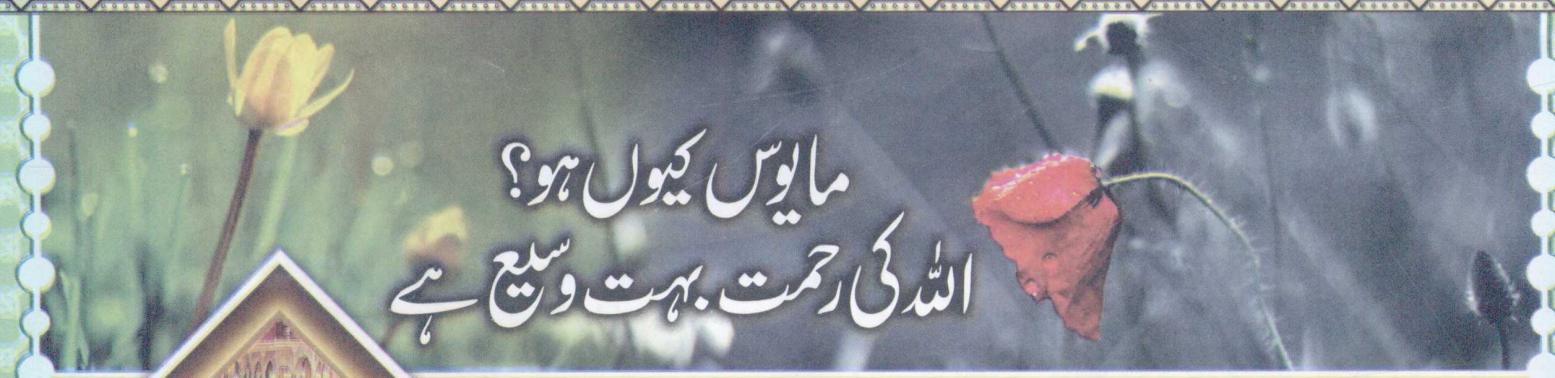

مایوس کیوں ہو؟ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے

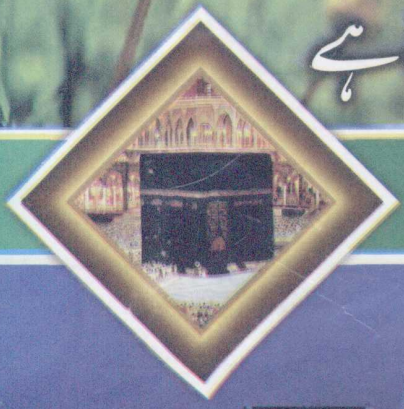

امام کعبہ فضیلۃ الشیخ خالد الغامدی حفظہ اللہ

اسلام دشمن طاقتیں سعودی عرب کو غیر مستحکم کرنے کے درپے ہیں

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

زکوٰۃ

معاشرہ کی ترقی و خوشحالی میں نظام زکوٰۃ کی اہمیت!

معیار حب رسول ﷺ اور اس کے تقاضے!

قرآن وسنت کی روشنی میں

- اصول ایمان اور ایمان کی شاخیں.....؟!
- رسول اللہ ﷺ سے محبت اور اس کے تقاضے.....؟!
- شوہر کا بیوی کو چھوڑ جانا طلاق نہیں.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

رشتہ داروں کے حقوق

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى﴾ (النسآء: 36)

''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اور احسان والا رویہ رکھو اور رشتہ داروں سے بھی حسن سلوک سے پیش آؤ۔''

عبادت اور اطاعت صرف اور صرف اللہ کا حق ہے' اسی طرح اسی کی رضا اور خوشنودی کے لیے نیک اعمال کی بجا آوری ہونی چاہیے۔ اس کے بعد بندوں کے حقوق میں سب سے پہلے اعزہ و اقربا کے حقوق ہیں ان کے ساتھ حسن معاشرت اور صلہ رحمی، مصیبت و تنگی میں معاونت' تنگ دستی اور فقر میں صدقہ کے ذریعے مدد ایک رشتہ دار کا حق ہے۔ رشتہ داروں میں سب سے پہلے والدین ہیں اور والدین کے ساتھ حسن سلوک اولاد پر فرض ہے:

﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا﴾ (العنکبوت: 8)

''ہم نے ہر انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی ہے۔''

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے اوصاف بیان کرتے ہوئے قرآن نے ایک وصف یہ بھی بتلایا ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ خوش اخلاق تھے:

﴿وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝١٤﴾ (مریم)

''اور (یحییٰ علیہ السلام) اپنے ماں باپ سے نیک سلوک کرنے والا تھا' وہ گناہ گار اور سرکش نہ تھا۔''

اس کے بعد رشتہ داروں کے ساتھ بھی نیکی اور احسان والا معاملہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے چاہے وہ قریبی ہوں یا دور کے رشتہ دار' ان کے ساتھ نیکی کرنے اور صلہ رحمی کا حکم اس آیت مبارکہ میں ہے۔ رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کرنے کا مطلب مشکل اور پریشانی میں ان کا ساتھ دینا' غربت اور تنگ دستی میں اپنے مال میں سے ان پر خرچ کرنا اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۭ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝٢١٥﴾

''آپ ﷺ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ آپ فرما دیجیے کہ مال میں سے جو کچھ بھی تم خرچ کرو وہ تمہارے والدین، عزیز و اقربا، یتیموں' مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔ تم جو بھی نیکی کرو گے اللہ کو اس کا پورا پورا علم ہے۔''

اللہ کی اطاعت میں رہنے اور شرک سے بچنے کے بعد والدین اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کا مطلب واضح ہے کہ اگر انسان ان اوامر کی پروا نہیں کرتا تو گویا وہ اللہ سے اعراض کرتا ہے، اس کے احکام سے منہ موڑتا ہے اور مخلوق کو ہیچ جان کر تکبر کی روش اپناتا ہے۔ اس پر تنبیہ کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝٣٦﴾ (النسآء)

''اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتے۔''

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

فضیلت شعبان

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: "كَانَ ﷺ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا".] (متفق علیہ)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کبھی پورا شعبان روزے رکھ کر گذارتے اور کبھی شعبان کے چند دنوں کے سوا پورا شعبان روزے رکھا کرتے تھے۔''

شعبان کا مہینہ بڑا بابرکت مہینہ ہے۔ اس ماہ میں لوگوں کے اعمال اللہ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ اسی بنا پر آپ ﷺ تقریباً پورا شعبان روزے رکھتے رہتے۔ اس خیال سے کہ جب میرے اعمال اللہ کے سامنے پیش ہوں تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔ آپ ﷺ خود تو شعبان کے مہینے میں کثرت سے نفلی روزے رکھتے تھے مگر امت کو تعلیم فرمائی کہ نصف شعبان تک نفلی روزے رکھ لیا کرو بعد میں نہ رکھو۔ اس کا سبب بھی بیان فرما دیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ نفلی روزے رکھ کر کمزور ہو جاؤ اور رمضان کے فرض روزے نہ رکھ سکو۔ خاص طور پر آپ ﷺ نے استقبال رمضان کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے مگر ہماری قوم اس حکم کی مخالفت کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اکثر لوگ جو بڑے دیندار بھی ہیں استقبال رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔ شعبان کی پندرھویں رات کو لوگوں نے شب براءت کا نام دیا ہے جبکہ حدیث کی کسی کتاب میں یہ نام پایا نہیں جاتا۔ شب براءت فارسی ترکیب ہے جس کا معنی ہے آزادی۔ یعنی بری ہونے کی رات۔ ایسا کوئی مفہوم قرآن وسنت سے ثابت نہیں البتہ لیلۃ القدر کا ذکر موجود ہے' یہ رات تمام راتوں سے افضل ہے۔

شب براءت اسلامی تہوار نہیں' صرف اتنی بات بعض روایات سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ شعبان کی نصف رات یعنی پندرھویں رات کو اہل زمین پر خصوصی توجہ کرتا ہے' اہل ایمان کو بخش دیتا ہے۔ کافروں کو توبہ کرنے کی مہلت دیتا ہے۔ شرک و کینہ اور بغض رکھنے والے کو معاف نہیں کرتا۔ شب براءت کو منانے میں جو کام ہمارے معاشرے میں کیے جاتے ہیں ان کا احادیث سے کوئی تعلق نہیں۔ مثلاً چراغاں کرنا' آتش بازی' حلوہ پوری کا اہتمام' نئے کپڑے پہننا' گھروں کی صفائی کرنا' مردوں کی روحوں کا گھروں کو آنا' شب بیداری کرنا' یہ سب کام شب براءت سے تعلق نہیں رکھتے۔ رات کی عبادت اور دن کے روزے والی روایت بھی ضعیف ہے اور نہ ہی کوئی خاص دعا حدیث سے ثابت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہم سے زیادہ نیک اعمال کی طرف راغب تھے' اگر کوئی عمل ایسا ہوتا جس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کوئی فائدہ ہونے کی توقع ہوتی تو وہ ضرور کرتے مگر اس رات انہوں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو ہماری قوم کر رہی ہے' یہ تمام رسومات ہیں ان سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

سعودی عرب کی ایک مسجد میں خودکش دھماکہ!

ان دنوں جب کہ سعودی عرب اپنے ہمسایہ ملک یمن میں آئینی حکومت کی بحالی اور عوام کے جان ومال کے تحفظ کے لیے حوثی باغیوں کے خلاف کاروائیوں میں مصروف ہے ایسے حالات میں خودکش حملے کا المناک واقعہ انسانیت سوز اور مذہبی اصول وضوابط کے بالکل برخلاف اور قابل صد مذمت ہے۔ واقعات کے مطابق سعودی عرب کے مشرقی صوبہ القطیف کے گاؤں قدیح میں واقع امام علی مسجد میں نماز جمعہ کے دوران خودکش حملے میں اکیس نمازی جاں بحق اور ستر زخمی ہو گئے۔ جنہیں فوری طور پر قریبی ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا۔ بعض افراد کی حالت تشویشناک بتائی گئی ہے۔ عینی شاہدین کے مطابق اس وقت مسجد میں ڈیڑھ صد کے قریب نمازی موجود تھے۔ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ انسانی اعضاء دور دور تک بکھر گئے۔ ہر طرف خون پھیل گیا۔ دھماکے سے مسجد کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ دھماکے کے بعد قانون نافذ کرنے والے اداروں نے علاقے کو گھیرے میں لے کر شواہد اکٹھا کرنے شروع کر دیئے۔ قطیف ہسپتال نے فوری طور پر خون کے عطیات کی درخواست کی۔ چھٹی پر گئے ہوئے عملہ کو فوراً طلب کر لیا گیا۔ وزارت داخلہ نے خودکش حملے کی تحقیق کا آغاز کر دیا ہے۔ سعودی عرب کی سیکورٹی اداروں نے بیس افراد کو حراست میں لے لیا ہے جن کا تعلق داعش تنظیم سے ہے۔

خادم الحرمین الشریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود نے کہا ہے کہ ''سعودی عرب کے مشرقی صوبہ القطیف کی ایک مسجد میں خودکش دھماکہ سے دل گرفتہ ہیں۔ ہمیں اس تباہ کن دہشت گردانہ جارحیت سے شدید صدمہ پہنچا ہے اور یہ جرم اسلامی اور انسانی اقدار کے منافی ہے۔ اس گھناؤنے جرم کے منصوبہ سازوں' معاونین یا ہمدردوں کا احتساب کیا جائے گا۔ ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے گی۔ سعودی عرب جنگجوؤں کے خلاف جنگ کو نہیں روکے گا۔''

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے اس واقعہ پر اپنے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسلام دشمن قوتیں سعودی مملکت کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ القطیف کی مسجد میں حملہ قابل نفرت اور مجرمانہ فعل ہے جس کا اسلام یا مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ دھماکہ سعودی عرب میں فرقہ وارانہ فساد کرانے کی سازش ہے۔ جو لوگ اس کھیل میں شریک ہیں انہیں سوچنا چاہیے کہ سعودی عرب پوری مسلم امہ کی محبتوں وعقیدت کا مرکز ہے وہاں فتنہ وفساد اور قتل وغارت گری کی خوفناک نتائج نکلیں گے۔ جو لوگ ان حملوں میں ملوث ہیں وہ یقیناً دشمن کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں اور اسلام کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام امن وسلامتی کا دین ہے اور مسلم ملکوں میں کسی مسلمان کا قتل تو درکنار غیر مسلم کے قتل کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ مسلم ملکوں کا داخلی امن واستحکام بہت ضروری ہے۔ امیر محترم نے کہا کہ ''سعودی عرب کی سلامتی کو نقصان پہنچانے اور فرقہ واریت پھیلانے کی سازشیں کرنے والوں کے مذموم عزائم کو ناکام بنانے کی ضرورت ہے۔ حرمین شریفین کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے اس مسئلہ پر کسی قسم کی غفلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ سعودی عرب کے ساتھ مل کر دہشت گردی کے اس عفریت سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرے اور اس سلسلہ میں ہر قسم کے وسائل اور ذرائع بروئے کار لائے جائیں۔ سعودی عرب میں فوج بھیجنے کے معاملے میں تاخیر نہ کی جائے یہ سلسلہ خدانخواستہ بڑھ گیا تو یہ مسلم دنیا کے لیے نئے مسائل جنم لے گا۔''

یہ حقیقت ہے کہ سعودی عرب ایک پر امن ملک ہے۔ اس کی توحید وسنت کے نبویؐ منہج کے احیاء وبقا کے لیے مجاہدانہ تگ وتاز' مدبرانہ قیادت اور اس کی دینی شجاعت وحمیت' کتاب وسنت کی تبلیغ واشاعت اور دینی اقدار کی ترویج کے حوالے سے عظیم تر خدمات قابل صد رشک وتحسین ہیں۔ پھر دین اور دینی علوم کی اشاعت وفروغ میں اس کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ نیز حرمین شریفین کی توسیع وتزئین بہت بڑا کارنامہ ہے اور اس کی خدمت ونگرانی بہت بڑا اعزاز ہے۔ سعودی عرب کی سرزمین زبان حال سے ہمیں پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ میں نے بلا امتیاز مذہب وملت سب کے لیے دامن وا کر رکھا ہے۔ اسی طرح حرمین شریفین میں بھی سبھی مسالک کے لوگ بلا امتیاز حج وعمرہ اور نمازیں ادا کرتے ہیں لیکن کوئی فرقہ واریت نہیں ہے۔

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
آثار یہ	2
احکام ومسائل	4
نصرت الٰہی کے لیے پر اُمید رہنا (خطبہ حرم)	6
حُبِّ رسولؐ کے پیمانے	10
شاہ حبشہ اصحمہ نجاشیؓ	14
زکوٰۃ..... اہمیت اور مسائل	17
امام کعبہ کا دورہ مرکز اہل حدیث اسلام آباد	19
مرکزی جمعیت پنجاب کابینہ کا پہلا اجلاس	21
اخبار الجماعہ	22

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون 042-37720257 فیکس 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ وی پی	535/- روپے
بیرونی ممالک سے	5500/- روپے
فی پرچہ	15/- روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

بندہ وصاحب ومحتاج وغنی ایک ہوئے تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

اس اسلامی وپر امن مملکت میں فتنہ وفساد کے لیے کوئی جگہ نہیں' چند ماہ سے یمن میں حوثی باغیوں نے وہاں کے لوگوں کا نہ صرف جینا تنگ بلکہ وہاں کی آئینی حکومت کو بھی دیس نکالا دے رکھا ہے۔ دارالحکومت صنعا اور اہم بندرگاہ عدن پر قبضہ کر رکھا ہے آئینی سربراہ' سعودی عرب آگئے ہیں۔ باغیوں کے سعودی عرب کے بارے میں مفسدانہ عزائم کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ایسی صورت حال میں حرمین شریفین کو لاحق خطرات سے نبٹنے کے لیے مسلمانوں کو حرم کی پاسبانی کے لیے متحد ومتفق ہو کر تیار رہنا چاہیے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

اسلام دشمن قوتیں سعودی مملکت کو عدم استحکام سے دو چار کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

سرزمین حرمین شریفین کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ

اسلام آباد..... مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ اسلام دشمن قوتیں سعودی مملکت کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ مسجد میں حملہ قابل نفرت اور مجرمانہ فعل ہے جس کا اسلام یا مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سعودی عرب میں ہونے والے بم دھماکہ کی کی مذمت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ دھماکہ سعودی عرب میں فرقہ وارانہ فساد کرانے کی سازش ہے۔ جو لوگ اس کھیل میں شریک ہیں انہیں سوچنا چاہیے کہ سعودی عرب پوری مسلم امہ کی محبتوں وعقیدت کا مرکز ہے وہاں فتنہ وفساد اور قتل و غارت گری کے خوفناک نتائج نکلیں گے۔ جو لوگ ان حملوں میں ملوث ہیں وہ یقیناً دشمن کے ہاتھوں میں کھیل رہے اور اسلام کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے اور مسلم ملکوں میں کسی مسلمان کا قتل تو درکنار غیر مسلم کے قتل کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ مسلم ملکوں کا داخلی امن واستحکام بہت ضروری ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ سعودی عرب کی سلامتی کو نقصان پہنچانے اور فرقہ واریت پھیلانے کی سازشیں کرنے والوں کے مذموم عزائم ناکام بنانے کی ضرورت ہے۔ سرزمین حرمین شریفین کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس مسئلہ پر کسی قسم کی غفلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ سعودی عرب کے ساتھ مل کر دہشت گردی کے اس عفریت سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کرے اور اس سلسلہ میں ہر قسم کے وسائل اور ذرائع بروئے کار لائے جائیں۔ سعودی عرب میں فوج بھیجنے کے معاملے میں تاخیر نہ کی جائے۔ یہ سلسلہ خدانخواستہ بڑھ گیا تو یہ مسلم دنیا کے لیے نئے مسائل جنم لے گا۔

جناب مرکزی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کا دورہ ضلع اوکاڑہ

جامعہ اسلامیہ درس ڈھلیانہ ضلع اوکاڑہ کی سالانہ تقریب بخاری 13 مارچ 2015ء کو ہوئی جس کا آغاز خطبہ جمعہ سے ہوا۔ خطبہ جمعہ محسن اہل حدیث ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے ارشاد فرمایا۔ جناب ناظم اعلیٰ کا پرجوش استقبال رینالہ بائی پاس پر کیا گیا۔ جامعہ اسلامیہ کے مین گیٹ پر طلبہ واساتذہ سمیت انتظامیہ کے ممبران نے آپ کا پرتپاک استقبال کیا اور گل پاشی کی گئی اور کارکنان نے امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ حافظ عبدالکریم کے نعرے بھی لگائے۔ جامعہ کے مدیر قاری ابوبکر صدیق نے حافظ عبدالکریم صاحب کو خوش آمدید کہا۔ حافظ عبدالکریم صاحب نے توحید کے عنوان پر تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور کہا کہ ''مسلک اہل حدیث توحید کا ہی نام ہے' اکابرین نے توحید کی خاطر بے شمار قربانیاں دی ہیں جس کا کوئی ثانی نہیں۔ ہمارے ہر اسٹیج پر توحید کا پرچار ہوتا ہے۔ توحید سے دوری کی وجہ سے ہی امت مسلمہ خوار ہو رہی ہے۔ قرآن میں اور نبی ﷺ نے ہر موقع پر توحید کا سبق دیا ہے جبکہ صحابہ کرامؓ نے اسی توحید کے لیے جانی ومالی قربانیاں دیں۔ اپنے گھر چھوڑ دیئے۔ سیدنا بلالؓ سمیت دیگر صحابہ کو مشکلات توحید کی وجہ سے آئیں' اماموں کو جلا وطنی اور قید کی سزائیں ملیں' جیلوں سے جنازے اٹھے لیکن توحید پر حرف نہیں آنے دیا''..... نماز جمعہ کے بعد ضلعی امیر حافظ عبدالسمیع اوکاڑوی نے مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا' نماز جمعہ میں جامعہ اسلامیہ کی بڑی مسجد اور جامعہ کی گراؤنڈ تنگی داماں کا شکوہ کرتی رہی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث یونٹ رینالہ کے رہنما رائے حاجی منظور احمد کی رہائش گاہ پر حافظ عبدالکریم صاحب کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا بعد ازاں انہوں نے یہاں پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اور ملکی وبین الاقوامی امور پر جامع گفتگو کی۔ پریس کانفرنس میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ''موجودہ حکومت نے امن وامان قائم کرنے کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑی' دہشت گردی فرقہ واریت میں کمی ہوئی ہے۔ آپریشن ضرب عضب کامیابی سے جاری ہے اور اپنے مقاصد حاصل کر چکا ہے۔ دہشت گردوں کو اب پناہ نہیں مل رہی ان پر زمین تنگ ہو چکی ہے۔ دہشت گردوں کے خلاف پاکستان کا یہ واحد آپریشن ہے جس پر جس پر افواج حکومت عوام سیاسی ومذہبی جماعتیں ایک ہیں۔ کراچی میں آپریشن بلا امتیاز دہشت گردی کے خلاف کامیابی سے جاری ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں ملک میں نفاذ اسلام کے لیے کوشاں ہے۔ ہمارے کارکنان پاکستان کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی بیرون ملک روانگی

گذشتہ روز مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ اور چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم جماعتی دورے پر سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ ان کی پاکستان آمد تک سینئر نائب ناظم اعلیٰ جناب مولانا محمد نعیم بٹ قائم مقام ناظم اعلیٰ پاکستان ہوں گے۔ (منجانب: حافظ بابر فاروق رحیمی' ناظم مرکزی سیکرٹریٹ 106 راوی روڈ لاہور)

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
ساہلوال کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

اصولِ ایمان اور ایمان کی شاخیں

سوال ایمان کے متعلق احادیث میں ہے کہ اس کے درج ذیل کچھ اصول ہیں: ''اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں' یوم آخرت' اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لایا جائے۔'' جبکہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ''ایمان کی ساٹھ سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں۔'' ان میں کیا تطبیق ہے؟

جواب حدیث جبریل علیہ السلام میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' قیامت کے دن اور اچھی بُری تقدیر پر ایمان لاؤ۔'' (بخاری' الایمان: ۵۰)

اس حدیث میں اصول ایمان کی تعداد چھ بیان ہوئی ہے جبکہ دوسری احادیث میں ایمان کی ساٹھ سے کچھ زیادہ شاخیں بیان ہوئی ہیں اور ایک حدیث میں وضاحت ہے کہ ''حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔'' (بخاری' الایمان: ۹)

ان دونوں احادیث میں تطبیق یہ ہے کہ پہلی حدیث میں ایمان کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے اور دوسری احادیث میں امور ایمان یعنی اعمال ایمان بیان ہوئے ہیں۔ امام بخاریؒ نے انہیں امور ایمان سے تعبیر کیا ہے۔ (بخاری' الایمان' باب نمبر ۳)

ایک حدیث میں ہے کہ ان شعبوں میں سب سے اعلیٰ شعبہ ''لا الہ الا اللہ'' کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ شعبہ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے۔'' (صحیح مسلم' الایمان: ۱۵۳)

اس حدیث میں ادنیٰ اور اعلیٰ شاخ کی تعیین کر دی گئی ہے لیکن فروع ایمان کی اصل تعداد متعین نہیں ہوتی' حافظ ابن حجرؒ نے مذکورہ حدیث کی شرح میں لکھا ہے: ''امور ایمان' اعمال قلب' اعمال زبان اور اعمال بدن پر مشتمل ہیں۔ ایمان قلب کی چوبیس' اعمال زبان کی سات اور اعمال بدن کی اڑتیس شاخیں ہیں' ان کا مجموعہ ۶۹ ہے۔ (فتح الباری: ج ۱' ص ۷۳)

پھر آپ نے ان فروع ایمان کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے' امام بیہقیؒ نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے مستقل ایک کتاب ''شعب الایمان'' کو مرتب فرمایا ہے جو مطبوع ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے فروع ایمان کو احادیث کی روشنی میں بڑی شرح وبسط سے بیان کیا ہے بہرحال ایمان کے بنیادی اصول چھ ہیں جو حدیث جبریل میں بیان ہوئے ہیں اور امور ایمان کی تعداد ساٹھ سے زیادہ ہے۔ امام بخاریؒ نے بھی امور ایمان کی تفصیل بیان کی ہے۔ واللہ اعلم!

ایک سوال کے مختلف جواب

سوال حدیث میں ہے کہ کسی نے اسلام کے متعلق سوال کیا کہ کونسا اسلام بہتر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اس کے مختلف جوابات دیئے ہیں جو احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کی وضاحت کر دیں۔

جواب ایک ہی سوال کے مختلف جوابات اس بناء پر ہوتے ہیں کہ سائل کے احوال مختلف ہوتے ہیں۔ اس کی ضرورت کو دیکھ کر جواب دیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص نماز کا پابند ہے' روزے بھی رکھتا ہے لیکن طبیعت میں ذرا بخل ہے تو اس شخص کو ایسا عمل بتایا جائے گا جو اس کمی کی تلافی کر سکے۔ اسی طرح ایک شخص مہمان نواز ہے' رحمدل بھی ہے لیکن نماز میں کوتاہی کرتا ہے تو اسے نماز کے متعلق تلقین کی جائے گی کہ یہ افضل عمل ہے۔ رسول اللہ ﷺ چونکہ ہمارے لیے روحانی مربی ہیں اس لیے آپ جس شخص میں کوئی کمی دیکھتے ہیں اسے اس کے متعلق ترغیب دیتے ہیں۔ مثلاً ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: ''کونسا صاحب اسلام افضل ہے؟'' تو آپ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔'' (بخاری' الایمان: ۱۱)

جبکہ ایک دوسری حدیث میں اسی قسم کا ایک سوال ہوا کہ کونسا اسلام بہتر ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کھانا کھلاؤ' سب کو سلام کرو' خواہ تم اسے پہنچانتے ہو یا نہیں پہچانتے۔'' (بخاری' الایمان: ۱۲)

اس حدیث میں کھانا کھلانے کو بہترین اسلام سے تعبیر کیا گیا ہے' اس میں مسلم یا غیر مسلم کی تخصیص بھی نہیں ہے بلکہ دوسری احادیث کے مطابق جانوروں کو کھلانے میں اجر وثواب بتایا گیا ہے۔ البتہ مسلمان کو کھلانے میں زیادہ اجر وثواب ہوگا۔

واضح رہے کہ دونوں احادیث میں اسلام کے افضل اور بہتر ہونے کو بیان کیا گیا ہے' اگرچہ عربی زبان کے اعتبار سے دونوں اسم تفضیل کے صیغے ہیں تاہم افضل کے معنی کثرتِ ثواب

کے ہیں جو قلت کے مقابلے میں ہے اور خیر کے معنی نفع کے ہیں جو شر کے مقابلے میں ہے۔ پہلا سوال مقدار سے متعلق اور دوسرے سوال کا تعلق معیار سے ہے۔ بہرحال ایک ہی قسم کے سوال کے مختلف جوابات کسی حکمت کے تحت ہوتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ سائل کی حالت کو دیکھ کر جواب دیتے ہیں جو بظاہر مختلف ہوتا ہے۔ واللہ اعلم!

رسول اللہ ﷺ سے محبت اور اس کے تقاضے

سوال رسول اللہ ﷺ سے محبت کا ہر مسلمان دعویدار ہے' لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس محبت کا معیار ہے اور رسول اللہ ﷺ سے محبت کے کیا تقاضے ہیں تاکہ آپ سے محبت کرنا قیامت کے دن ہمارے لیے ذریعے نجات ہو جائے۔

جواب امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''رسول اللہ ﷺ سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔'' (بخاری' الایمان' باب نمبر ۸)

اس کے بعد سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی ایمان دار نہیں ہو سکتا تا آنکہ میں اسے اس کے والد اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔'' (بخاری' الایمان: ۱۴)

ایک حدیث میں نفس کی محبت کا بھی ذکر ہے چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ عرض کیا' اللہ کے رسول! آپ کی محبت میرے دل میں ہر چیز سے زیادہ ہے مگر میں اپنے نفس کی محبت کو زیادہ پا رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! ابھی کمی باقی ہے۔'' پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے غور کیا اور عرض کرنے لگے' اب آپ کی محبت میرے دل میں میرے نفس سے بھی زیادہ ہے' یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب ایمان کی تکمیل ہو گئی ہے۔'' (صحیح بخاری' الایمان والنذور: ۶۶۳۲)

ایک روایت میں تمام لوگوں کی محبت کا ذکر ہے' چنانچہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی مومن نہیں بن سکتا جب تک میری ذات اس کے نزدیک اس کے والد' اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو۔'' (بخاری' الایمان: ۱۵)

محبت کی تین اقسام ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

- محبت تعظیم..... جیسے والد اور استاد سے کی جاتی ہے۔
- محبت شفقت..... جیسے اولاد اور شاگردوں سے کی جاتی ہے۔
- محبت استحسان..... جو عام لوگوں سے کی جاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں تمام اصناف محبت کو جمع کر دیا ہے کہ ''اس وقت تک ایمان کی تکمیل نہیں ہو گی جب تک ان تمام اقسام سے زیادہ مجھ سے محبت نہ ہو۔'' ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ''جو انسان رسول اللہ ﷺ سے اس طرح محبت کرے گا وہ آپ کے ساتھ جنت میں جائے گا۔'' (بخاری' الادب: ۶۱۷۱)

رسول اللہ ﷺ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کی سنت کی تائید و نصرت' اس کا دفاع کیا جائے' آپ کے لائے ہوئے طریقے پر عمل کیا جائے' اس کے لیے وقت' صلاحیت اور مال وغیرہ خرچ کیا جائے حقیقی ایمان انہی باتوں سے مکمل ہو گا۔ اس سلسلہ میں جو چیز رکاوٹ بنے اسے قربان کر دیا جائے' اگر مومن اپنے اندر اس معیار کو محسوس کرتا ہے تو حقیقی مومن ہے بصورت دیگر اسے اپنے ایمان کے متعلق غور و فکر کرنا چاہیے۔

شوہر کا بیوی کو چھوڑ جانا طلاق نہیں

سوال میں شادی شدہ ہوں لیکن میرے شوہر کا میرے ساتھ رویہ صحیح نہیں ہے' وہ مجھے گھر میں چھوڑ کر کئی کئی مہینے باہر رہتا ہے' وہ منہ سے کچھ نہیں کہتا اور نہ ہی طلاق کا اشارہ کرتا ہے' کیا بیوی کو اس طرح چھوڑ جانا طلاق شمار ہو گا۔

جواب طلاق کا ایک ضابطہ ہے' صرف نیت کرنے سے طلاق نہیں ہوتی' بلکہ اس کے لیے دو چیزوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے:

- اپنی زبان سے دوٹوک الفاظ میں لفظ طلاق استعمال کرے۔
- اپنے قلم سے تحریری طور پر اپنی بیوی کو طلاق دے۔

اپنی بیوی کو گھر اکیلے چھوڑ جانے سے طلاق نہیں جب تک وہ زبان یا تحریر سے طلاق نہ دے اور طلاق دینے کا اختیار بھی خاوند کو ہے' جیسا وہ اپنے اختیار کو زبانی یا تحریری طور پر استعمال کرے گا تو طلاق ہو گی بصورت دیگر طلاق نہیں ہوتی۔ یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ طلاق دیتے ہی نکاح ختم نہیں ہوتا جب تک اس کی عدت پوری نہ ہو جائے۔ دوران عدت' طلاق کے بعد وہ عورت بدستور بیوی رہتی ہے۔ جب عدت گذر جائے تو نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ پہلی اور دوسری طلاق کے بعد دوران عدت تجدید نکاح کے بغیر ہی صلح ہو سکتی ہے اور اگر عدت گذر جائے تو تجدید نکاح سے گھر آباد کیا جا سکتا ہے۔ تیسری مرتبہ طلاق دینے سے معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد رجوع کی کوئی صورت نہیں رہتی' بہرحال بیوی کو گھر چھوڑ جانا اگرچہ اخلاقی طور پر معیوب ہے لیکن اس سے طلاق نہیں ہوتی ہے۔ واللہ اعلم!

نصرتِ الٰہی کے لیے پُرامید رہنا

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس حفظہ اللہ
امام حرم مکی

جناب محمد ہاشم یزمانی/ جناب عبدالقیوم عبدالستار

نظرثانی: جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

امابعد:

میں تمہیں اور اپنے آپ کو تقویٰ الٰہی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ خشیت الٰہی سے متصف انسان کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہر مصیبت سے نکلنے کا راستہ پیدا فرما رکھا ہے اور وہ اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝﴾ (الطلاق)

''ہر اُس شخص کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اُس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا اور اسے ایسے راستے سے رزق دے گا جدھر اُس کا گمان بھی نہ جاتا ہو جو اللہ پر بھروسا کرے اس کے لیے وہ کافی ہے اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک تقدیر مقرر کر رکھی ہے۔''

ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ کا فائدہ تب دکھائی دے گا جب قیامت کا طویل ترین دن آئے گا۔

اگر دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے آپ تقویٰ الٰہی سے تہی دامن تھے تو اس زندگی کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

اے مسلمانوں کی جماعت! اب جب تہہ در تہہ بحرانوں کے سایوں میں، طرح طرح کے چیلنجز کی سیاہ اور متلاطم لہروں کے درمیان جبکہ، خواہش پرستی کی گمراہی اپنا پھن پھیلائے ہوئے ہے اور باطل تمناؤں کا بول بالا ہے تو ان حالات میں ایسا مہلک اور نیندیں اڑانے والا معاملہ سر اٹھاتا ہے جو دلوں کو چاک چاک کرتا اور ان کی دھجیاں اڑا دیتا ہے۔ اسی قضیے نے لوگوں کی ایک جماعت کو یاس و ناامیدی کے مکروہ اندھیروں اور تباہی و بربادی کے تنگ راستے کی طرف دھکیل دیا ہے۔ جبکہ دوسری طرف کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی باگ ڈور بدشگونی اور ناامیدی کو تھما چکے اور تباہی اور جنگ کے دھانے پر جا پہنچے ہیں۔

یہ ایسا لاعلاج مرض ہے کہ جس قوم کو بھی لاحق ہوا اسے ہلاک کر دیا اور جن افراد کو بھی یہ مرض لگا ہلاکت اور بربادی کو ان کے لیے اس نے پھندا بنا ڈالا۔ اس پر مستزاد یہ کہ عقل وفہم کی کمی، بہت سے لوگوں کے علم اور اہل علم سے دوری اور بہت سارے لوگوں کا بے بنیاد باتوں اور سنسنی خیز گمراہ کن افواہوں کے پیچھے لگنے سے اس برائی اور بیماری کی شدت میں مزید اضافہ کر دیا اور اس کے خطرات اور نقصانات مزید بڑھ گئے۔

ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ کا فائدہ تب دکھائی دے گا جب قیامت کا طویل ترین دن آئے گا۔

چنانچہ اے بندگانِ خدا! بہت ضروری ہو گیا ہے کہ ناامیدی کی تند و تیز آندھی کو روکنے کے لیے عزیمت بھرا اقدام کیا جائے۔ یاس و ناامیدی کی اس لہر نے امت کو ہلا کر رکھ دیا اور قریب تھا کہ یہ فضا امت کے بہت سے حضرات و خواتین کو تباہ و برباد کر ڈالتی اور انہیں بلا مقصد ادھر ادھر مختلف فرقوں میں تقسیم کر دیتی۔

جب دلوں میں نا اُمیدی اپنا گھر کر لے، کشادگی کے باوجود سینوں میں تنگی ڈیرے جما لے، ناپسندیدہ معاملات کی جڑیں مضبوط ہو جائیں اور مشکلات اپنے پنجے گاڑ دیں تو ان مایوس کن حالات میں بھی کمال شفقت والے اور دعاؤں کو قبول کرنے والے رب کی طرف سے دستگیری کا عظیم انعام آپ کو ملے گا۔

اے مومنوں کی جماعت! یاس و ناامیدی سے قرآن مجید نے منع کیا ہے اور اس بری اور تباہی و بربادی کی حامل صفتِ مذمومہ سے دور رہنے کا حکم ارشاد فرماتے ہوئے اس قبیح عادت سے متصف لوگوں کو گمراہ اور کافر قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ۝﴾ (الحجر)

''اپنے رب کی رحمت سے مایوس تو گمراہ لوگ ہی ہوا کرتے ہیں۔''

اسی طرح ارشادِ گرامی ہے:

﴿إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ۝﴾

''اس کی رحمت سے تو بس کافر ہی مایوس ہوا کرتے ہیں۔''

چنانچہ بدشگونی اور ناامیدی کا شکار ہونے والے لوگو! اپنے آپ پر بھی ترس کھاؤ اور اس امت کے حال پر بھی ذرا رحم کرو۔ یاس و ناامیدی اور تباہی و بربادی کے تیروں سے چھلنی ہو جانے اور گمراہی اور شکوک وشبہات کی آندھی سے لڑکھڑا جانے والو! اسلام کے چمکدار صاف شفاف چشمے اور لہلہاتے ہوئے خوبصورت علم توحید کی طرف آ جاؤ۔ سعادت مندی، خوشخبری، نیک شگونی اور بیم ورجاء کی طرف پلٹ آؤ۔

امید کے ذریعے میں دل کو تسلی دیتا ہوں، اگر امید ورجاء کی وسعت نہ ہوتی تو زندگی کس قدر تنگ پڑ جاتی۔

ذرا غور تو کیجئے کہ ہمارے دین میں خوش خبریوں اور بشارتوں کے کتنے مواقع اور نیک شگونی اور مبارک امیدوں کے کتنے مبادی موجود ہیں! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَشَاءُ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ۝﴾ (یوسف)

''(پہلے پیغمبروں کے ساتھ بھی یہی ہوتا رہا ہے کہ وہ مدتوں نصیحت کرتے رہے اور لوگوں نے

سن کر نہ دیا) یہاں تک کہ جب پیغمبر لوگوں سے مایوس ہو گئے اور لوگوں نے بھی سمجھ لیا کہ اُن سے جھوٹ بولا گیا تھا، تو یکا یک ہماری مدد پیغمبروں کو پہنچ گئی۔''

سب سے بہترین چیز جو تجدید امل کا ذریعہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝﴾ (الشرح)

''پس حقیقت یہ ہے کہ تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے بے شک تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔''

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تنگی کے ساتھ دو آسانیوں کا بڑے ہی تاکیدی انداز میں تذکرہ فرمایا ہے۔ کبھی بھی تنگی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی۔

ہمارا رب ہمارا والی ہے۔ خوشحالی، تنگ دستی اور مصائب ہر حال میں ہم اسی سے ہی امیدیں وابستہ کرتے ہیں۔ ہمارا رب غیور ہے۔

جو اس سے کوئی چیز طلب کرتا ہے وہ اسے پا لیتا ہے اور اگر اللہ کسی کو پکڑنا چاہے تو زمین کا کوئی ٹکڑا یا بھاگنے کا ارادہ اسے رب سے بچا نہیں سکتا۔

برادرانِ اسلام! ہمیں چاہیے کہ پرامید، نیک شگون والی زندگی گزاریں، کیونکہ دین حنیف کی تعلیمات اور شریعت اسلامیہ کے مقاصد کا ہم سے یہی مطالبہ ہے۔ مصالح اسلامیہ کے حصول اور اس میں اضافے اور مفاسد کو دور کرنے اور انہیں کم کرنے کے لیے اسوۂ نبوی یہی ہے کہ پرامید رہا جائے۔

ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ ہمارے لیے امید اور حسن فال کا بہترین نمونہ ہے۔ مصیبتوں کے گھٹا ٹوپ اندھیروں، آزمائشوں اور پریشانیوں میں بھی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے اچھی توقعات وابستہ رکھتے تھے۔ حتی کہ صحابہ کرام کو خوشخبری سناتے ہوئے آپ ﷺ نے یہاں تک فرمایا:

''بالیقین، یہ دین وہاں تک ضرور پہنچے گا جہاں تک رات کی تاریکی اور دن کا اجالا جاتا ہے۔ کوئی بھی شہری یا دیہاتی گھر ایسا نہیں ہوگا جس میں یہ دین داخل نہ ہو۔ عزت و ذلت ہر حال میں یہ دین پھیل کر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ دین اسلام کو عزت و غلبہ اور کفر کو ذلت و پستی دے گا۔'' (مسند احمد)

رسول اللہ ﷺ کو نیک فال لینا بہت پسند تھا۔ بخاری اور مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بیماری متعدی نہیں ہوتی اور نہ ہی بدشگونی کی کوئی حیثیت ہے اور مجھے نیک شگونی بہت پسند ہے۔''

صحابہ نے پوچھا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! حسن فال کا کیا مطلب ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا کلمہ اور عمدہ بول۔''

مسلم شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اپنے کسی صحابی کو کسی کام کی غرض سے بھیجنے تو انہیں وصیت فرماتے:

''خوشخبریاں سنانا اور نفرت مت پیدا کرنا، آسانی پیدا کرنا اور تنگی کا سامان مت کرنا۔''

مسند احمد میں صحیح سند کے ساتھ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ہمارا رب ہمارا والی ہے۔ خوشحالی، تنگ دستی اور مصائب ہر حال میں ہم اسی سے ہی امیدیں وابستہ کرتے ہیں۔ ہمارا رب غیور ہے۔

''اس امت کو عظمت و رفعت، مدد اور غلبے کی خوشخبری سنا دو۔''

یاس و ناامیدی اور انبیاء کرام کے کافی عرصے کے بعد ہم میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جب کہ بتوں کی پوجا کی جاتی تھی۔ پس آپ ﷺ سراج منیر اور ہادی عالم تھے۔ انہوں نے ہمیں اسلام کی تعلیم دی جس پر ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

اے پرامید رہنے والے خوش نصیب لوگو! آپ لوگوں کو یہ احساس ہونا چاہیے کہ حسن فال اور پرامید رہنا دو ایسے موثر عناصر ہیں کہ جن کی حقیقت اور تاثیر کا بہت اعتبار ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو خالی اوہام اور کھوکھلے خواب رہ جاتے ہیں۔ انسان کو پرامید ضرور رہنا چاہیے لیکن اس میں سستی، کاہلی، بے کاری اور دوسروں پر بھروسہ کرنے جیسی بری عادات کی پراگندگی کی ملاوٹ اور آمیزش نہیں ہونی چاہیے۔ دل اور اعضاء کے اعمال میں مکمل ہم آہنگی اور ارتباط کا ہونا بہت ضروری ہے۔

چنانچہ اے اللہ کے بندو! زندگی کی گمنام وادیوں میں امید ہی قندیل کا کام دیتی ہے اور مصیبتوں کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں صبح روشن کی حیثیت رکھتی ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی نیک شگونی، امید، صبر یقین اور عمل کی بدولت ہی فتح اور غلبہ نصیب ہوتا رہا۔ حالانکہ وہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کی چنیدہ اور پسندیدہ شخصیات تھے۔ انہیں جن مشقتوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا وہ اندرائن سے بھی زیادہ بھاری تھیں۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے پیغام الٰہی کی تبلیغ کی اور ہدایت کی نشر و اشاعت کا فریضہ بھرپور طریقے سے ادا کیا۔

حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو سال اپنی قوم کو دعوت دین دیتے رہے لیکن اتنے طویل عرصے میں بھی انہوں نے امید کا دامن نہ چھوڑا۔ اسی طرح حضرت ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السلام اور محمد ﷺ بھی اپنی اپنی قوموں کو دین کی دعوت دیتے ہوئے ہمیشہ پرامید رہے۔ حضرت یونس علیہ السلام بھی پانیوں اور مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے میں ٹھہرے ہوئے تھے لیکن ناامید نہ تھے بلکہ انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ:

﴿وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (الأنبیاء)

''نہیں ہے کوئی خدا مگر تو، پاک ہے تیری ذات، بے شک میں نے قصور کیا۔ تب ہم نے اس کی دُعا قبول کی اور غم سے اس کو نجات بخشی، اور اسی طرح ہم مومنوں کو بچا لیا کرتے ہیں۔''

تاریخ میں غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل عبقری لوگ بھی ثقافت کی بلندی، عزت و عظمت اور رفعت کے بلند مقام پر اگر پہنچے ہیں تو وہ بھی اسی وجہ سے کہ وہ حد درجہ نیک شگون لینے والے پرامید لوگ تھے۔

تو کب تک مضطرب اور پریشان رہے گا! کیا یاس و ناامیدی سے تمہاری جان نہیں چھوٹ سکتی۔

رات کی تاریکیوں جیسے سیاہ پھندے جب آتے ہیں تو ان سے بچاؤ کا واحد حل یہی ہے کہ اپنی امیدوں کے دائرے کو وسیع کیا جائے۔

چنانچہ اے اللہ کے بندو! سستی اور کاہلی کو ترک کرو اور توکل علی اللہ، جدوجہد اور محنت و مشقت جیسے اسباب کے ذریعے فلاح و کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرو، کیونکہ سستی اور کاہلی کے ذریعے آرزوؤں کو پورا نہیں کیا جاسکتا اور پرلے درجے کا غبی انسان بلندیوں کو کیسے پا سکتا ہے؟!

چنانچہ امید کا مطلب پیغام مسرت اور مسلسل

جدوجہد کرنا ہے نہ کہ سستی، کاہلی اور جدال سے کام لینا۔ اگر امید کا دامن چھوٹ جائے تو اعتدال اور رواداری کا جنازہ نکل جاتا ہے جس سے غلو، جفاء، فتنہ تکفیر، تباہی و بربادی اور دہشت گردانہ کارروائیاں جنم لیتی ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ اسلام کے محکم اور ثابت شدہ اٹل قوانین اور دینی واخلاقی قدروں سے بھی لوگ دور ہو جاتے ہیں۔

اے لوگو! تم چاہے ناامید ہو، مگر میں تو نیک شگون لینے والا انسان ہوں، کیونکہ آسمان سے بارش برستی ہے تو وادیوں میں رونق آتی ہے۔

میرا نور یقین نا امیدی کے اندھیرے دور کرنے کے لیے کافی ہے۔ اس سے بھی زیادہ بلیغ اور مؤثر بات اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان ہے جس میں اس کا کہنا ہے کہ:

﴿وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (آل عمران)

''دل شکستہ نہ ہو، غم نہ کرو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔''

جس آدمی کا دل یقین سے معمور ہو وہ گھبراہٹوں اور پریشانیوں کی وجہ سے نا امید نہیں ہوتا۔

بلکہ سخت حالات میں بھی مایوسی کی بجائے نصرت الٰہی کی امید رکھتا ہے۔

اے مومنو! امید اور نیک شگونی کی ایک بہترین مثال وہ ہے جسے حمد وشکر کے قلم سے تاریخ کی جبین پر رقم کیا گیا ہے، جس میں بھائی چارے اور مدد باہمی کے بڑے شاندار مناظر دیکھنے میں آئے، سعودی حکومت اور عوام نے اپنے مظلوم اور مصیبت زدہ بھائیوں کے زخموں پر مرہم رکھنے، باطل کے خلاف حق کی مدد کرنے اور ظلم کے خلاف عدل و انصاف کا ساتھ دینے کی ناقابلِ فراموش تاریخ رقم کی ہے۔

''عاصفۃ الحزم'' کے بعد امید کی جو فضا قائم ہوئی اس نے بصیرتوں کو جلا بخشی اور آنکھوں کو روشنی عطا کی۔ اس روشنی سے دلوں میں خوشی اور چمک پیدا ہوئی۔ ''عاصفۃ الحزم'' کے جو اہداف تھے، اللہ کے فضل سے وہ پورے ہوئے اور ان ظالم اور سرکش لوگوں کی راہ روکنے میں کامیابی ملی جو ظلم و زیادتی میں حد سے گزر چکے تھے، جنہوں نے شرعی اور آئینی حکومت کا تختہ الٹ دیا تھا اور ان بیرونی طاقتوں کی مدد کی تھی جو سارے خطے میں علاقائی تعصب اور نفرت کو ہوا دینا چاہتی ہیں۔

امید کی واپسی ایک پیغام، خاص اسلوب اور مسلسل عمل کا نام ہے، ہوسکتا ہے کہ بھٹکے ہوئے لوگ رشد و ہدایت کی طرف پلٹ آئیں اور غلط روش ترک کر کے سیدھی راہ پر آجائیں۔ اس سے تعمیر سازی اور آبادکاری کی راہ ہموار ہوگی اور مظلوموں کو ریلیف دینے، انکے زخموں پر مرہم رکھنے اور فلاح و کامیابی کے حصول میں مدد ملے گی۔

''شاہ سلمان ریلیف سنٹر برائے خدمت انسانیت'' اسی قائدانہ کردار کا تسلسل ہے جو اسلامی، انسانی اور عالمی پیغام کی تبلیغ میں سعودی عرب نے ادا کیا ہے۔ بلاشبہ یہ ایک شاندار اور قابل تحسین تاریخی کارنامہ ہے جس پر بجا طور پر انسانیت فخر کرسکتی ہے۔

اے اللہ کے بندو! سستی اور کاہلی کو ترک کرو اور توکل علی اللہ' جد وجہد اور محنت ومشقت جیسے اسباب کے ذریعے فلاح وکامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرو' کیونکہ سستی اور کاہلی کے ذریعے آرزوؤں کو پورا نہیں کیا جا سکتا۔

یہ ایک ایسا شاندار آغاز اور فیصلہ کن موڑ ہے جسے شاہ سلمان کے تاریخی کارناموں میں ایک امتیازی مقام حاصل رہے گا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم کام کو شاہ سلمان کے اعمال صالحہ میں شامل فرمائے۔ یقینا اللہ تعالیٰ بڑا ہی سخی اور کریم ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (سبأ)

''جو کچھ تم خرچ کر دیتے ہو اُس کی جگہ وہی تم کو اور دیتا ہے، وہ سب رازقوں سے بہتر رازق ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن وحدیث کی برکتوں سے بہرہ ور فرمائے اور رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے ہمیں نفع پہنچائے۔ اس پر میں اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور آپ کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے ہر گناہ سے معافی کا طلبگار ہوں۔ چنانچہ تم بھی اس سے مغفرت طلب کرو اور اسی سے توبہ کرو، بے شک وہ بڑا ہی غفور ورحیم ہے۔

دوسرا خطبہ

اما بعد! اے بندگانِ الٰہی! تقویٰ کو دلوں کا سہارا، آنکھوں کی روشنی بنا لیجئے۔ پریشانیاں اگرچہ بہت بڑھ چکی ہیں مگر ناامیدی اور مایوسی سے بچو۔ خوشخبریوں کے اسباب میں (یہ بھی شامل ہے) کہ روشن اور بلند ارادے، نیک فال، اچھی توقع اور بہترین امید کے راستوں کی طرف ہدایت کے لیے ہمیں اتنا ہی کافی ہے کہ مایوسی اور پریشانی کو ختم کرنیوالا آسمان وزمین کا رب ہے۔۔ ناامیدی کبھی کبھار مایوس شخص کو توڑ کر رکھ دیتی ہے۔ آپ کبھی بھی مایوس نہ ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کفایت کرنیوالا ہے۔ مشکل کے بعد آسانی پیدا کرنیوالا اللہ تعالیٰ ہے۔ کسی صورت بھی نہ گھبرائیں کیونکہ غموں کو دور کرنیوالا اللہ تعالیٰ ہے، اے امت کے نوعمر نوجوانو! روشن، سنہری مستقبل سے اچھی امیدیں وابستہ کرلو۔ وقت حاضر میں خوب محنت کرلو تاکہ آئندہ اس کا صلہ حاصل کرسکو اور وقت گزر جانے کے بعد شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے نیک امید پر سب لوگ جی رہے ہیں۔ زمانہ سمندر ہے اور اچھی امیدیں اس میں کشتیوں کی مانند ہیں۔ ہمارے وہ بیٹے اور بیٹیاں جو حصول علم میں مگن ہیں، نیک توقعات اور کامیابی کے اسباب سے وابستہ ہو جاؤ، تم دیکھ لینا اللہ کے حکم سے کامیابی تمہارا دروازہ کھٹکھٹائے گی اور تمہارے اردگرد اور احساس وشعور میں گھر کرلے گی۔ اللہ آپ کے لیے دنیا وآخرت میں کامیابی اور توفیق یقینی بنا دے۔

ہمارے لشکروں کے بہادر جوانو! ہمارے دلیر سپوتو! اسلام کے سپاہیو! آپ وطن کا دفاع کرتے ہیں، سرحدوں کی حفاظت اور جہاد فی سبیل اللہ آپ کے لیے باعث برکت ہے۔ آپ کے لیے یقینی مدد، عزت و بلندی اور غلبہ کی خوشخبری ہے اور یہی اللہ کی مخلوق کے ساتھ سنت ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَ قَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَ اَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ﴾ (الحشر)

''وہی ہے جس نے اہل کتاب کافروں کو پہلے ہی حملے میں اُن کے گھروں سے نکال باہر کیا تمہیں ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے، اور وہ بھی یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اُن کی گڑھیاں انہیں اللہ سے

بچالیں گی مگر اللہ ایسے رخ سے اُن پر آیا جدھر اُن کا خیال بھی نہ گیا تھا اُس نے اُن کے دلوں میں رعب ڈال دیا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے بھی اپنے گھروں کو برباد کر رہے تھے اور مومنوں کے ہاتھوں بھی برباد کروا رہے تھے پس عبرت حاصل کرو اے دیدہ بینا رکھنے والو!۔''

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ ۙ وَ نَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ۝﴾ (محمد)

''ہم ضرور تم لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں گے تاکہ تمہارے حالات کی جانچ کریں اور دیکھ لیں کہ تم میں مجاہد اور ثابت قدم کون ہیں۔''

باسعادت یمنی بھائیو! امیدوں کا بر آنا تمہیں مبارک ہو، یہ آپ کے لیے بہت ہی اچھی فرصت ہے اسے ضائع نہ کرنا، امن، استحکام اور شریعت پر متحد ہو جاؤ تفرقہ بازی، تنازعات اور جماعتی اختلافات کو ختم کرنے پر متفق ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اچھی امید کو تمہارا حلیف بنا دے۔ بھلائی و سعادت کی تمہیں الفت نصیب فرمائے۔ نیک اور وسیع توقعات کی زرہ پہن لیں۔ ایسے لوگ جو بابرکت فلسطین مسجد اقصیٰ کے اردگرد، معاون ممالک، خوددار شام اور صبر والے اراکان میں دین کے معاملے میں مظلوم و مضطر ہیں۔ اللہ اپنے فضل و کرم سے انہیں نصرت اور کامیابی سے نوازے۔ تمہارے لیے بشارت ہے اچھی توقعات سے وابستہ رہو کیونکہ نیک توقع قرآن کا منہج، ایمان کا راستہ اور انسان کا مقصد ہے۔ ہر جگہ اور ہر حال امیدوں کے امت کی طرف مکمل طور پر برآنے میں ایک پیغام ہے۔

بھلائی سے نیک فال لو بھلائی کو پا لو گے ہمیشہ کشادگی کی خوشبو اور روشن بشارتوں کی طرف بڑھتے رہو گے اور دین کے مقاصد حاصل کر لو گے۔ سنت نبوی کو پہنچ جاؤ گے، دین و دنیا اور آخرت کی بھلائی سمیٹ لو گے۔ اپنے آپ کو، اپنے وطن کو، معاشرے اور امت کو باسعادت بنا دو گے۔ جب آپ پر مصائب و آلام کی شدت نازل ہو اور آپ ڈر محسوس کریں تو ہرگز مایوس نہ ہوں اور نیک توقع سے وابستہ رہیں اور اگر آپ امیدوں کو جلدۂ کامیابی پہنانا چاہتے ہوں تو تقاضائے عمل ضروری ہے۔

اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ درود و سلام بھیجو حبیب مصطفی، رسول محبتی ﷺ پر جس طرح رب تعالیٰ نے حکم فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝﴾

''اللہ اور اس کے ملائکہ نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔'' (الاحزاب)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے۔''

اے اللہ! درود و سلام بھیج اولین و آخرین کے سردار، رحمۃ للعالمین، سراپا رحمت، مکمل نعمت ہمارے نبی محمد ﷺ بن عبداللہ پر۔ اے اللہ! آپ ﷺ کے چاروں خلفائے راشدین ابوبکر، عمر، عثمان و علی رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جا۔ تمام صحابہ کرام، تابعین، پاکباز امہات المومنین اور روز قیامت تک ان کے پیروکاروں سے بھی راضی ہو جا۔ اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے ہم سے بھی راضی ہو جا۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ شرک اور مشرکین کو رسوا کر دے اور دین کے دشمنوں کو مٹا دے۔ اس مملکت کو امن و اطمینان والا بنا دے اور تمام مسلم ممالک کو بھی۔ اے اللہ! ہمارے علاقوں کو پر امن بنا دے۔ ہمارے گھروں اور مکانوں میں امن و استحکام عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے ائمہ اور حکمرانوں کی اصلاح فرما دے۔ اے اللہ! ہمارے حاکم کو اپنی محبت و رضا والے کاموں کی توفیق عطا فرما اور اسے نیکی اور تقویٰ کے راستے پر گامزن فرما دے اور اسے ایسی اچھی کابینہ نصیب فرما جو بھلائی میں اس کی رہنما اور معاون ہو۔ اے اللہ! جو کچھ وہ اسلام اور مسلمانوں کے لیے پیش کر رہے ہیں یا کر چکے ہیں اس پر انہیں جزائے خیر عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے حاکم، ان کے دونوں نائبوں اور ان کے تمام اعوان و انصار کو ممالک اور انسانیت کی بھلائی کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! دعا سننے والے رب! تمام مسلم حکمرانوں کو تنفیذ شریعت اور اتباع سنت کی توفیق عطا فرما۔ اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے رب تیری رحمت کے ذریعے تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں پلک جھپکنے کی دیر بھی ہمارے سپرد نہ کر۔ ہمارے تمام کام درست فرما دے۔ ہمارے تمام کاموں کا اچھا انجام کر دے۔ ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا لے۔ اے اللہ! اہل اسلام خواتین و حضرات کو بخش دے ان کے دلوں میں الفت ڈال دے، انہیں سلامتی والے راستوں پر چلا دے۔ انہیں ظاہری و باطنی فواحش اور فتنوں سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ! ہمارے مریضوں کو شفا عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے مریضوں کو شفا عطا فرما۔ اے ارحم الراحمین! ہمارے فوت شدگان پر رحم فرما۔ اے اللہ! ہمارے وہ بھائی جو تیری راہ میں جہاد کر رہے ہیں ان کی ہر جگہ مدد فرما۔ اے اللہ! فلسطین میں ان کی مدد فرما۔ مسجد اقصیٰ میں ان کی نصرت فرما۔ اے عزت و جلال والے رب۔ اے قوی و غالب رب، اے اللہ! ہمارے بھائیوں کا، عراق، شام اور اراکان میں مددگار بن۔ اے اللہ! باسعادت یمن کو اس کی سعادتیں، بھلائیاں، رونقیں اور امن و استحکام پھر سے لوٹا دے۔ اے عزت و جلال والے رب اور اسی طرح تمام مسلم ممالک کو بھی۔ اے اللہ! ہمیں، ہمارے والدین اور ان کے والدین، تمام زندہ و فوت شدہ مسلمانوں کو بخش دے۔ اے ارحم الراحمین، یقیناً تو سننے والا ہے، قریب ہے اور دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝﴾ (البقرۃ)

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔''

اے ہمارے رب تو ہمارے اعمال قبول فرما لے یقیناً تو سننے والا، جاننے والا ہے۔ ہماری توبہ قبول فرما لے تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے، ہمیں بخش دے تو بخشنے والا مہربان ہے۔

اے اسلام کے سپاہیو! آپ وطن کا دفاع کرتے ہیں، سرحدوں کی حفاظت اور جہاد فی سبیل اللہ آپ کے لیے باعث برکت ہے۔ آپ کے لیے یقینی مدد و بلندی اور غلبہ کی خوشخبری ہے اور یہی اللہ کی مخلوق کے ساتھ سنت ہے۔

حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیمانے

تحریر
جناب پروفیسر غلام احمد حریریؒ

یہ مقالہ ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے اجلاسِ سیرت میں پڑھا گیا تھا جو اپنی افادیت کے اعتبار سے آج بھی تازہ ہے۔ لہٰذا افادۂ عام کیلئے قارئین کی نذر کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

صدر گرامی قدر و سامعین عظام!

آج کا یہ اجتماع اس محسن انسانیت کی یاد تازہ کرنے کے لئے منعقد کیا گیا ہے جس سے بڑھ کر ہستی اس کائناتِ ارضی پر پیدا نہیں ہوئی اور جس کا مدح وثناء کا حق ادا کرنا انسان کے بس کا روگ نہیں۔ آپ کی شان میں صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ

لا یمکن الثناء کما کان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

عربی زبان کے نامور شاعر اور جلیل القدر صحابی جب شانِ رسالت بیان کرنے لگے تو صرف یہ کہہ سکے کہ

وأحسن منك لم تر قط عيني
وأجمل منك لم تلد النساء

حضرات! بنی نوعِ انسان پر خداوندِ عالم کا عظیم ترین احسان، سرور کائنات خاتم الانبیاء والرسل ﷺ کی بعثت ہے۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری نے عالم انسانی کی کایا پلٹ دی۔ انسان کے قلب و ذہن پر جہالت و ضلالت کے جو پردے پڑے ہوئے تھے اور جن کی وجہ سے انسان اس کائنات کی ذلیل ترین مخلوق بن چکا تھا، آپؐ نے ظلمت کے ان پردوں کو چاک کیا، انسان کو اس کی کھوئی ہوئی عظمت کا احساس دلایا اور ذاتِ اقدس کی انقلاب آفریں قوتِ تاثیر سے اس خاکی کو، نوری مخلوق سے بھی بلند تر مقام پر فائز کر دیا۔ آپ نے قرآنی انوار و تجلیات سے انسان کے تاریک دماغ کو روشن کیا۔ سیرت پاک سے دلوں کی کثافتیں دور کیں اور اپنی قوتِ تربیت و تزکیہ سے انسان کو عروج وارتقاء کی منزل تک پہنچایا۔

اگر سید الرسل ﷺ دنیا میں تشریف نہ لاتے تو کشتِ انسانیت جہنم کے شعلوں سے بھسم ہو چکی ہوتی۔ انسان بربریت و وحشت کا ایسا نمونہ ہوتا جس کے اعمال پر شیطان فخر و مباہات کے بجائے ندامت سے سر جھکا لیتا کہ اس کا شاگرد ان تمام حدود و قیود کو بھی پھاند گیا جن کا احترام اس نے شیطان ہونے کے باوجود کیا تھا۔ ہاں! یہ سچ ہے کہ اگر محمد ﷺ، اللہ کی جانب سے رحمتِ عالم بن کر نہ بھیجے گئے ہوتے تو یہ کرۂ ارضی آج سے صدیوں پہلے غضب الٰہی کی آگ سے کوئلہ بن چکا ہوتا اور آج جہاں انسانی آبادیاں دکھائی دیتی ہیں، وہاں ہلاکت کے ایسے المناک مناظر دکھائی دیتے جو انسانی سیرت و کردار کے بگاڑ کا فطری نتیجہ تھے۔

سالارِ رسل، قائد انبیاء ﷺ اس کائناتِ ارضی پر بسنے والے ہر فردِ بشر کے محسن ہیں اور نسل آدم از اول تا آخر، آپ کے احسان کی منت پذیر ہے۔ ہر سلیم العقل انسان اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ محسن کے احسانات کی شکر گزاری ایک ایسا فرض ہے جس سے عہدہ برآ ہونا اتنا ہی ضروری ہے، جتنا ضروری یہ ہے کہ انسان اپنی شرافت کی حفاظت کرے۔ محمد ﷺ کے احسانِ عظیم کی شکر گزاری کی اہمیت ہی کا تقاضا تھا کہ اللہ کریم نے اپنی ہر عبادت میں اپنے حبیبؐ پر صلوٰۃ اور آپ کے ذکرِ جمیل کو جزوِ لازم کی حیثیت دی اور اذان، نماز، دعاء سب کی تکمیل کیلئے اسے ضروری شرط قرار دیا۔

درجہ محبت

اسی تشکر و امتنان کے زیر اثر آنحضور ﷺ کی الفت و محبت، آپ سے قلبی ربط و تعلق اور جان سپاری و فدا کاری کی حد تک بڑھا ہوا رجحان و میلان، شرط ایمان ہے۔ آپ کا ارشاد ہے:

[لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ] (بخاری)

”تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا، جب تک مجھے اپنے والدین، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب خیال نہ کرے۔“

اس حدیث سے یہ حقیقت اجاگر ہوتی ہے کہ حبِ رسول ﷺ اولین شرطِ ایمان ہے اور وہ معیار و مدار ہے جس پر کسی مومن کے ایمان کا انحصار ہے۔ جو دل حب رسولؐ سے خالی ہے وہ کسی کافر و منافق کا دل تو ہو سکتا ہے مگر مومن کا دل ہرگز نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک متفق علیہ بات ہے جس میں اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں کہ اگر کسی شخص کو اپنے رب کے حضور ایک مومن کی حیثیت سے پیش ہونا ہے تو اس کے لئے شرطِ اول یہ ہے کہ اس کے دل میں رب العزت اور سرورِ کونین ﷺ کی ذاتِ بابرکات کی محبت اس قدر زیادہ ہو کہ کسی بھی دوسری چیز کی محبت اس پر غالب نہ ہو۔ حضور شافع محشر کی محبت، روح ایمان بلکہ عین ایمان ہے اور اس سے محروم وہ شقی القلب ہے جو رحمتِ الٰہی کا مستحق کبھی نہیں ہو سکتا۔ متعدد آیات و احادیث حب رسول ﷺ کی تاکید میں وارد ہوئی ہیں مگر خوفِ طوالت ان کے ذکر سے مانع ہے۔

معیار محبت

لیکن سوال یہ ہے کہ حب رسولؐ کا معیار و مدار کیا ہے؟ اور اس کے جانچنے پرکھنے کے پیمانے کیا ہیں؟ سچا محب رسول ﷺ کون ہے اور وہ کن خصوصیات کا حامل ہوتا ہے؟ یہ سوال اس لئے اہم ہے کہ یہود سیدنا عزیر علیہ السلام کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کی محبت کے مدعی ہیں۔ یہودی اور عیسائی دونوں اہل کتاب ہیں اور اپنی محبت کا ثبوت یوں دیتے ہیں کہ ان دونوں حضرات کو خدا کا محبوب قرار دیتے ہیں اور خدا کا بیٹا بھی تصور کرتے ہیں۔

مگر قرآن ان دونوں گروہوں کے دعاویٰ کی نہ صرف تکذیب کرتا ہے، بلکہ وہ انہیں اس مظاہرۂ محبت کی بنا پر کافر اور جہنمی قرار دیتا ہے۔ قرآن واشگاف الفاظ میں کہتا ہے کہ اگر محبت تمہارا مطلوب و مقصود ہے تو اس کا ذریعہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ پیغمبر جو ہدایت لے کر آئے، زندگی کا قافلہ اس کی رہنمائی میں سفر کرے اور جو نمونہ عملی پیش کرے، اس کی پیروی کی جائے۔ قرآن کریم میں فرمایا:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ﴾ (ال عمران: 31)

”آپ فرما دیں کہ اگر تم کو خدا کی محبت کا دعویٰ ہے تو میری پیروی کرو، خدا تمہیں محبوب رکھے گا۔“

اس آیت میں اطاعت رسول ﷺ کو حب

خداوندی کے حصول کا ذریعہ اور اس کی شرط قرار دیتے ہوئے اعلانِ عام کیا کہ خدا کی محبت پر کسی کی اجارہ داری نہیں۔ اگر تم بادشاہ ہو تو میری پیروی کرو، اگر تم رعایا ہو تو میری پیروی کرو، اگر تم سپہ سالار ہو یا سپاہی تو میری پیروی کرو۔ اگر تم استاد یا شاگرد ہو تو میری پیروی کرو، اگر دولت مند ہو یا غریب ہو تو میری پیروی کرو، اگر بے کس اور مظلوم ہو تو میری پیروی کرو، اگر تم خدا کے عابد ہو تو میری پیروی کرو۔ غرض جس نیک راہ پر گامزن ہو اور اس کیلئے بلند سے بلند اور عمدہ سے عمدہ نمونہ چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ (الأحزاب: 36)

''کسی مومن مرد یا عورت کو یہ حق حاصل نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ کسی بات کا فیصلہ کر دے تو اس کے لئے اپنے معاملہ میں خود کوئی فیصلہ کرنے کا اختیار باقی رہے۔'' نیز فرمایا:

﴿وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾ (النسآء: 64)

''اور ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے اسی لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔''

یہ آیات اس حقیقت کی آئینہ داری کرتی ہیں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی غرضِ بعثت ہی غیر مشروط اطاعت ہے۔ اس لئے اطاعت کے بغیر محبت کا کوئی دعویٰ مقبول نہیں۔ ایک صحابی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے آپ سے محبت ہے۔ حضورؐ نے فرمایا: ''دیکھ کیا کہتا ہے؟'' انہوں نے پھر یہی عرض کیا کہ مجھے آپ سے محبت ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ''اچھا اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو فقر و افلاس کو اوڑھنا بچھونا بنانے کے لئے تیار ہو جاؤ، اس لئے کہ مجھ سے محبت رکھنے والوں کی طرف فقر ایسے زور سے دوڑتا ہے جیسا کہ پانی کی رو نشیب کی طرف دوڑتی ہے۔

حب رسول ﷺ اور صحابہؓ

سرور کائنات ﷺ کی سچی محبت کے مظاہر ہم کو عہدِ صحابہؓ میں نظر آتے ہیں۔ صحابہؓ کی مجالس میں قال قال کے غلغلے بلند ہوتے۔ وہ آپ کے تذکارِ مقدس سے اپنی سونی مجالس کو آباد کرتے۔ اطاعتِ رسولؐ کو اپنی زندگی کا نصب العین قرار دیتے۔ آپ کے اقوال و اعمال کے حفظ وضبط میں جہد وسعی کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرتے۔ ہر صحابیؓ آپ کے اعمال و اشغال اور عادات و عبادات کو خود یاد رکھتا اور ان کو دوسروں تک پہنچانے کو اپنا دینی فریضہ تصور کرتا۔ صحابہؓ کی حب رسول ﷺ کا یہ عالم تھا کہ آنحضورؐ کے ہر قول و فعل کو حرزِ جاں بناتے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال کر حضور ﷺ کے اسوۂ مبارکہ کی چلتی پھرتی دعوت اور شہادت فراہم کرتے۔

اسی حب رسول ﷺ کا نتیجہ تھا کہ ایک طرف تو قدم قدم پر محمد ﷺ کی سیرت طیبہ عمل و کردار کی صورت میں سامنے آئی، آپ کے افعال و اعمال اور شب و روز کی حرکات و سکنات اپنی تمام جزئیات سمیت کتب حدیث و سیرت میں اس طرح محفوظ ہو گئیں کہ ہر وہ شخص جو اس بات کا آرزو مند ہو کہ اپنی پوری زندگی کو اور اپنے ایک ایک عمل، خلق اور عادت تک کو حضور اکرم ﷺ کے اسوۂ کے مطابق انجام دینا چاہے، وہ کتب حدیث و سیرت کی مدد سے اپنی آرزو کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکتا ہے۔

اسی محبت کے زیر اثر صحابہ کرامؓ نے آپ کی حیاتِ طیبہ کے ایک ایک لمحہ کو سینوں اور سفینوں میں محفوظ کر لیا۔ آنحضور ﷺ نے خود ارشاد فرمایا تھا:

[بلغوا عني ولو آية]

''مجھ سے ایک آیت بھی سنو تو اسے دوسروں تک پہنچاؤ۔'' آپ نے فرمایا:

[نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَأَدَّاهَا كَمَا سَمِعَهَا]

''خدا اس شخص کو شاد کام رکھے جس نے میری بات سنی اور اسے دوسروں تک پہنچا دیا۔''

چنانچہ صحابہؓ اپنے عزیزوں، دوستوں اور ملنے والوں کو آنحضور ﷺ کے اقوال و افعال سے آگاہ کرتے رہتے تھے۔ عربوں کا حافظہ فطرۃً نہایت قوی تھا، ہزاروں اشعار ان کو زبانی یاد تھے۔ فطرت کا یہ قاعدہ ہے کہ جس قوت سے جس قدر کام لیا جائے، اس میں اسی قدر اضافہ ہوتا ہے۔ صحابہ و تابعین نے قوتِ حفظ کو معراجِ کمال تک پہنچایا۔ وہ ایک ایک واقعہ اور ایک ایک حدیث کو اس طرح زبانی سن کر یاد کرتے تھے جیسے آج مسلمان قرآن مجید یاد کرتے ہیں۔

ایک ایک محدث کئی کئی ہزار بلکہ کئی کئی لاکھ حدیثیں زبانی یاد کرتا تھا۔ ایک صحابیؓ نے اونٹ پر سوار ہو کر صرف ایک حدیث کی خاطر مدینہ منورہ سے دمشق کا سفر اختیار کیا اور جب حدیث سن کر فارغ ہوئے تو اسی وقت اونٹ کا کجاوہ کھولے بغیر عازم مدینہ ہوئے۔

مخالفین اسلام کا اعتراف

مخالفین اسلام نے اس درخشاں حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ مسلمانوں اور خصوصاً صحابہ کرامؓ نے اپنے پیغمبر ﷺ کی سیرتِ مقدسہ کو محفوظ کرنے کا جو اہتمام کیا ہے، دنیا کی کوئی اور قوم اپنے ریفارمر اور مصلح کے لئے نہ کر سکی۔ مشہور جرمن مستشرق ڈاکٹر اسپرنگ جو ۱۸۵۴ء تک ہندوستان کے شعبہ تعلیم سے وابستہ رہے تھے، ان کے عہد میں خود ان کی محنت سے واقدی کی ''مغازی'' ۱۸۵۶ء میں شائع ہوئی اور صحابہ کرامؓ کے حالات میں حافظ ابن حجرؒ کی ''اصابہ فی احوال الصحابۃ'' طبع ہوئی اور جن کا دعویٰ ہے کہ وہ پہلے یورپین شخص ہیں جس نے ابتدائی عربی ماخذوں سے لائف آف محمد ﷺ لکھی ہے۔ وہ اصابہ کے انگریزی مقدمہ میں لکھتے ہیں:

''کوئی قوم دنیا میں ایسی گزری، نہ آج موجود ہے جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجال کا عظیم الشان فن ایجاد کیا ہو، جس کی بدولت آج پانچ لاکھ اشخاص کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد، حیاتِ نبویؐ کے آخری سال حجۃ الوداع میں تقریباً ایک لاکھ تھی، ان میں گیارہ ہزار آدمی ایسے ہیں جن کے نام و نشان آج تحریری صورت میں موجود ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن میں سے ہر ایک نے آنحضرتؐ کے اقوال و افعال و واقعات میں سے کچھ نہ کچھ حصہ دوسروں تک پہنچایا ہے۔ غرض سرورِ کائنات ﷺ کے عہدِ مبارک سے لے کر اس وقت تک، ہر زمانہ میں، ہر ملک میں، ہر زبان میں آپ ﷺ کے واقعات، حالات اور ارشادات کے بارے میں جو کتابیں لکھی گئیں، ان کا اندازہ کئی ہزار سے زیادہ ہے۔ مسلمانوں سے قطع نظر کہ ان کا تو دین و ایمان ہی اس سرکار کی عقیدت و غلامی ہے۔

غیر مسلموں کے کیمپ میں آیئے: ہندوستان میں ہندوؤں نے، سکھوں نے، عیسائیوں نے اور برہمنوں سماجیوں نے آپؐ کی سیرتیں لکھی ہیں۔ یورپ میں بھی

لائف آف محمدؐ پر کتابیں لکھی گئیں۔ آج سے ۵۰ برس پہلے دمشق کے ایک علمی رسالہ المقتبس میں لکھا تھا کہ اس یورپ کی مختلف زبانوں میں پیغمبر اسلام کے متعلق ۱۳۰۰ کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ انگریزی زبان میں پروفیسر مارگولیتھ (جو آکسفورڈ یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر تھے) کی کتاب سے زیادہ زہریلی کتاب سیرت نبویؐ پر انگریزی میں نہیں لکھی گئی۔ اس میں اس شخص نے ہر واقعہ کو بگاڑ کر دکھانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ہے۔ تاہم وہ کتاب کے مقدمہ میں اس حقیقت کے اعتراف سے باز نہ رہ سکا کہ: ''محمدؐ کے سیرت نگاروں کا ایک طویل سلسلہ ہے جس کا ختم ہونا ناممکن ہے لیکن اس میں جگہ پانا قابلِ عزت ہے۔''

حب رسول ﷺ کے چند واقعات

بیان کردہ حقائق اس حقیقت کی غمازی کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے تاریخ کے ہر دور میں سیرت نبوی ﷺ کے تحفظ و اشاعت کا کوئی دقیقہ کبھی فروگزاشت نہیں کیا، تاہم اس صداقت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جس اطاعت کیشی، جان سپاری و فداکاری اور عملی محبت کے نمونے صحابہؓ کے یہاں ملتے ہیں، دوسری جگہ دیکھنے میں نہیں آتے۔

حضرت علیؓ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو حضور اقدس ﷺ سے کتنی محبت تھی؟ آپ نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! حضورؐ ہم لوگوں کے نزدیک اپنے مال اور اپنی اولاد سے اور اپنے والدین سے اور سخت پیاس کی حالت میں ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب تھے۔'' (شفا: قاضی عیاض)

حضرت علیؓ کے ارشاد مبارک کی تائید قرآن کریم کی ایک آیت سے ہوتی ہے، آیت کا ترجمہ حسب ذیل ہے: ''آپ فرمادیں کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے نقصان کا تم کو اندیشہ ہو اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو، اگر یہ سب چیزیں تم کو اللہ سے اور اس کے رسول ﷺ سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری ہوں تو تم منتظر رہو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم بھیجیں اور اللہ تعالیٰ نافرمانی کرنے والوں کو کامیاب نہیں فرماتا۔'' (التوبۃ: ۲۴)

اس آیت شریفہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کے سب چیزوں پر فائق ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔

عروہ بن مسعودؓ صلح حدیبیہ میں کفار مکہ کی طرف سے قاصد بن کر آئے تھے۔ انہوں نے بنظرِ غائر صحابہؓ کی حالت کا مطالعہ کیا اور مکہ واپس جا کر کفار سے کہا تھا کہ میں بڑے بڑے بادشاہوں کے یہاں قاصد بن کر گیا ہوں۔ فارس و روم اور حبشہ کے بادشاہوں سے ملا ہوں۔ میں نے کسی بادشاہ کے یہاں یہ بات نہیں دیکھی کہ اس کے درباری، اس کی اس قدر تعظیم کرتے ہوں، جتنی محمد (ﷺ) کی جماعت ان کی تعظیم کرتی ہے۔ کبھی ان کا تھوک زمین پر نہیں گرنے دیتی۔ وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ پر پڑتا ہے اور وہ اس کو اپنے منہ اور بدن پر مَل لیتا ہے۔ جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو ہر شخص تعمیل کر کے دوڑتا ہے، جب وہ وضو کرتے ہیں تو وضو کا پانی لینے اور بدن پر ملنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں اور جب وہ بات کرتے ہیں تو سب چپ ہو جاتے ہیں۔ ان کی عظمت کا یہ عالم ہے کہ کوئی شخص ان کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا۔ (بخاری)

اس واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ صحابہؓ کے یہاں احترامِ رسولؐ کا کیا دستور تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک مرتبہ یہ حدیث سنائی کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت دے دیا کرو۔ حضرت عبداللہ کے ایک صاحبزادے نے عرض کیا کہ ہم تو اجازت نہیں دے سکتے کیونکہ وہ آئندہ چل کر آزاد روی اور آوارگی کا بہانہ بنالیں گی۔ حضرت ابن عمرؓ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ میں حضورؐ کا ارشاد سناؤں اور تم کہو کہ اجازت نہیں دے سکتے۔ اس کے بعد ہمیشہ کے لئے ان صاحب زادہ سے بولنا چھوڑ دیا۔'' (مسلم، ابوداؤد)

احد کی لڑائی میں مسلمانوں کو بہت تکلیف پہنچی اور ستر صحابہ شہید ہوئے، مدینہ طیبہ میں یہ وحشت اثر خبر پہنچی تو عورتیں پریشان ہو کر تحقیقِ حال کیلئے گھر سے نکل پڑیں۔ ایک انصاری عورت نے مجمع کو دیکھا تو بے تابانہ پوچھا کہ حضورؐ کیسے ہیں؟ اس مجمع میں سے کسی نے کہا کہ تمہارے والد شہید ہو گئے، اس نے انا للہ پڑھی اور پھر بے قراری سے حضورؐ کی خیریت دریافت کی، اتنے میں کسی نے خاوند کے انتقال کی خبر سنائی اور کسی نے بیٹے کی اور کسی نے بھائی کی کہ یہ سب شہید ہو گئے ہیں۔ مگر اس نے پوچھا کہ حضورؐ کیسے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ حضور ﷺ بخیریت ہیں۔ اس سے اطمینان نہ ہوا، کہنے لگیں کہ مجھے بتا دو کہاں ہیں؟ لوگوں نے اشارہ کر کے بتایا، یہ دوڑی ہوئی گئیں اور اپنی آنکھوں کو حضور ﷺ کی زیارت سے ٹھنڈا کر کے عرض کیا:

[كل مصيبة بعدك جلل]

''آپ کی زیارت ہو جانے سے ہر مصیبت ہلکی ہے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں پائی جائیں، ایمان کی حلاوت اور ایمان کا مزہ نصیب ہو جائے۔ ایک یہ کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اس میں سب سے زیادہ ہو، دوسرے یہ کہ جس سے محبت کرے اللہ کے لئے کرے، تیسرے یہ کہ کفر کی طرف لوٹنا، اس پر ایسا ہی گراں ہو جیسے آگ میں گرنا۔

ایک صحابی نے بارگاہِ نبویؐ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ حضورؐ نے فرمایا کہ قیامت کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے جس کی وجہ سے اس قدر بے تابی ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے بہت سی نمازیں، روزے اور صدقات تو تیار نہیں کر رکھے البتہ میرے دل میں اللہ و رسول ﷺ کی محبت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قیامت میں تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ کرامؓ کو اس ارشاد مبارک سے جس قدر خوشی ہوئی، کسی چیز سے نہیں ہوئی تھی۔ ان واقعات سے یہ حقیقت روشن ہوتی ہے کہ اس امت کا قرنِ اول اس قسم کی محبت کا مظہر اتم تھا جس میں اطاعتِ رسولؐ اور اتباع سنت، زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی تھا۔ صحابہ اور ہمارے اسلاف اپنے اقوال و اعمال، طرزِ بود و باش، طریق گفتار و کردار سے حبِ رسولؐ کا عملی ثبوت پیش کرتے تھے۔

اس ضمن میں بھی حضرات صحابہؓ کے ایک دو واقعات سن لیجئے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ سفر میں چند صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ہمراہ تھے، میں نے ہلکے رنگ کی سرخ چادر اوڑھ رکھی تھی۔ اسی حالت میں بارگاہِ نبوی میں حاضری دی۔ حضورؐ نے دیکھ کر فرمایا: یہ کیا اوڑھ رکھا ہے؟ مجھے اس سوال سے حضور ﷺ کی ناگواری کے آثار معلوم ہوئے۔ گھر آیا تو چولہا جل رہا تھا، میں نے وہ چادر اس میں ڈال دی۔ دوسرے روز جب خدمت میں حاضر ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا: وہ چادر کیا ہوئی؟ میں نے قصہ سنا دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: عورتوں میں سے کسی کو کیوں نہ پہنا دی؟ (ابوداؤد)

اگرچہ چادر جلانے کی ضرورت نہ تھی مگر جس کے دل پر حضور ﷺ کی ناگواری اور ناراضی کی چوٹ لگی ہوئی ہو، وہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس کی کوئی اور صورت بھی ہو سکتی ہے۔

سرور کائنات ﷺ مسجد نبوی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے، جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ قدرے تاخیر سے پہنچے، کچھ لوگ کھڑے تھے، ان کو دیکھ کر فرمایا: **ایها الناس اجلسوا**۔ یہ آواز حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے کان میں بھی پڑ گئی، وہ جوتا پہن رہے تھے، وہیں بیٹھ گئے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا: ابن مسعودؓ! آگے آجاؤ، عرض کیا: ''حضورؐ! ارشادِ گرامی سننے کے بعد آگے بڑھنے کی ہمت نہ ہوئی۔'' یہ ہے صحابہؓ کا جذبہ اطاعت رسول ﷺ۔

حکیم بن حزامؓ ایک صحابی ہیں۔ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، کچھ طلب کیا، حضورؐ نے عطا فرمایا، پھر کسی موقع پر کچھ مانگا، حضورؐ نے پھر مرحمت فرمایا۔ تیسری دفعہ پھر سوال کیا، حضورؐ نے عطا فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اے حکیم بن حزام! یہ مال سبز باغ ہے۔ دیکھنے میں بڑی میٹھی چیز ہے مگر اس کا دستور یہ ہے کہ اگر یہ دل کی سیری سے ملے تو اس میں برکت ہوتی ہے اور اگر طمع اور لالچ سے حاصل ہو تو اس میں برکت نہیں ہوتی۔ ایسے ہو جاتا ہے، جیسے جوع البقر کا مریض کہ ہر وقت کھانے جائے اور پیٹ نہ بھرے۔ حکیمؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے بعد اب کسی کو نہیں ستاؤں گا۔ اس کے بعد ابوبکر صدیقؓ نے اپنے عہد خلافت میں حکیمؓ کو بیت المال سے کچھ عطا کرنے کا ارادہ کیا، مگر حکیمؓ نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں بار بار اصرار کیا مگر انہوں نے قبول نہ کیا۔ (بخاری)

حدیث میں آتا ہے کہ آپ نے جب سوال کی مذمت بیان فرمائی تو صحابہؓ کا یہ حال تھا کہ گھوڑے پر سوار ہوتے، چابک ہاتھ سے گر جاتا تو سواری سے اتر کر چابک پکڑتے اور کسی سے امداد کے طالب نہ ہوتے۔

حب رسول اور موجودہ مسلمان

حضرات! یہ ہے حب رسول کا صحیح معیار و مدار جس کا عملی ثبوت ہم کو صحابہ کرامؓ اور اسلاف عظام کی زندگی میں ملتا ہے۔ اسی قسم کی محبت مطلوب و مقصود ہے۔ اب ذرا صحابہؓ کی اطاعتِ رسول کا موازنہ دورِ حاضر کے مسلمانوں کی زندگی سے کیجئے۔ یہ واضح بات ہے کہ آج ہم بحیثیت مسلمان اسوۂ رسالتؐ اور اتباعِ سنت سے مکمل اعراض کئے ہوئے ہیں اور انفرادی زندگیوں سے اجتماعی اداروں تک ہم نے اپنے محبوب آقا ﷺ کے طریقِ زندگی پر مغضوب و ملعون اقوام کی تہذیب و ثقافت، تمدن، معاشرت اور معیشت کو غالب کر رکھا ہے۔ یہ ملعون اقوام جن کی تہذیب کو ہم نے سر پر چڑھا رکھا ہے، اسلام اور اہل اسلام سے ان کے جذبہ حقد و عناد کے اثبات کے لئے اسرائیل کی جنگ آزمائی اور عرب دشمنی کے سوا اور کسی دلیل کی حاجت نہیں۔ دشمنان دین سے ادنیٰ مماثلت بھی ایک غیور مسلمان کو زیب نہیں دیتی۔ یہود و نصاریٰ باہم کس قدر بھی برسرِ جدل و پیکار ہوں، مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے متحد ہیں۔ (آج فلسطین، عراق، افغانستان و کشمیر سمیت متعدد جگہوں پر عالم کفر، اسلام اور اہل اسلام سے برسر پیکار ہے۔ مسلمانوں پر ظلم و ستم ڈھانے میں پوری دنیا کے کافر متحد اور ایک دوسرے کے مدد و معاون ہیں) **الکفر ملة واحدة**

اپنی زندگیوں کو غیر اسلامی سانچہ میں ڈھال کر حب رسول ﷺ کا جو ثبوت ہم پیش کر رہے ہیں اور عملاً نہ صرف اپنی معصیتوں پر قائم ہیں بلکہ ان میں روز افزوں ترقی کر رہے ہیں۔ کیا یہ حقیقت کی ناقابلِ تردید شہادت نہیں کہ ہم دین کی روح سے محروم ہو چکے ہیں، جادۂ حق سے دور جا رہے ہیں اور ہم خلق اور اپنے آپ ہی کو نہیں، خاکم بدہن خدائے علیم و خبیر کو بھی دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں قرآن و سنتِ رسولؐ کو حاکم نہیں بنانا چاہتے۔ ہمارا نفس امارہ ہمیں لذات و خواہشات سے دست کش ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے ہم نے اظہارِ محبت کے ایسے ڈھنگ ایجاد کر لئے ہیں جو صرف نفس امارہ ہی کی لذت اندوزی اور خواہش پرستی کا تقاضا ہے۔ جبکہ اظہار محبت کا وہ ٹھوس اور غیر متبدل راستہ اختیار نہ کیا جس پر صحابہ رضی اللہ عنہم گامزن تھے۔

حضرات! اطاعتِ رسول ﷺ سے انحراف کا نتیجہ ہے کہ مسلمان کرۂ ارضی پر ہر جگہ نکبت و ادبار کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ عالم عرب آج کل ملعون یہودی قوم کے ہاتھوں جس رسوائی سے دوچار ہو رہا ہے وہ سراسر شامتِ اعمال اور اسوۂ رسولؐ سے اعراض کا نتیجہ ہے۔ قرآن کریم کا واضح ارشاد ہے:

﴿وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝﴾

''اگر تم مومن ہوئے تو تم ہی سب بلند ہو گے۔''

آج کے دن اس مقدس محفل میں ہمیں عہد کرنا چاہیے کہ ہم آئندہ زندگی میں اتباع سنت کو اپنا شیوہ بنائیں گے اور اپنے ظاہر و باطن کو اسوۂ رسول ﷺ کے سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کریں گے۔

یہ حقیقت ہماری نگاہوں سے اوجھل رہتی ہے کہ ربیع الاول کا مہینہ جس طرح اس دنیا میں سرورِ کائناتؐ (فداہ ابی و امی) کی تشریف آوری کے باعث ہمارے لئے فرحت و انبساط کا پیام لاتا ہے، بعینہٖ اسی طرح آنحضور ﷺ کے وصال کی وجہ سے ہمارے لئے حزن، اندوہ و ملال اور رنج والم کا موجب بھی ہے۔ ظاہر ہے کہ جہاں فرحت و مسرت کے ساتھ الم و رنج جمع ہو جائے وہاں الم و رنج ہی کا غلبہ ہوتا ہے۔ آنحضور ﷺ کی تاریخ ولادت و وصال میں مؤرخین مختلف الخیال رہے ہیں مگر اس امر میں کوئی اختلاف نہیں کہ یہ دونوں واقعات اسی ماہ میں پیش آئے۔ اس لئے دونوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے، مگر عموماً غم و حزن کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس پہلو کا تقاضا یہ تھا کہ آپ ﷺ نے اس دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے جو نصیحتیں فرمائی تھیں ان کو حرزِ جاں بنایا جائے۔ آپ نے فرمایا تھا:

[تركت فيكم أمرين لن تضلوا بعدي ما تمسكتم بها؛ كتاب الله وسنتي.]

''میں تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں، جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے، وہ اللہ کی کتاب اور میری سنت ہے۔''

آپ ﷺ نے زندگی کے آخری لمحات میں یہ بھی فرمایا تھا:

[الصلاة وما ملكت يمينكم.]

''نماز اور لونڈی، غلاموں کا خیال رکھنا۔''

خلاصہ یہ کہ ہم سب یہ عہد باندھیں کہ ہماری زندگی کے آئندہ شب و روز اطاعتِ رسول ﷺ میں بسر ہوں گے۔ ہم اتباع سنت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائیں گے اور اسوۂ رسول پر گامزن رہیں گے۔ مسلمانوں میں جب تک اس طرز و انداز کی حب رسولؐ پیدا نہیں ہوگی، نہ دنیا میں عزت و عظمت نصیب ہو سکتی ہے اور نہ اخروی صلاح و فلاح کی کوئی امید وابستہ کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسوۂ رسولؐ پر چلنے کی توفیق بخشے۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

سیرت صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین

قسط نمبر ۲ (آخری)

شاہِ حبشہ اصحمہ نجاشی رضی اللہ عنہ

تحریر
جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

شاہ حبشہ اصحمہ نجاشی کا تذکرہ اس وقت تک نامکمل رہے گا جب تک ان کے عہدِ حکومت میں اسلام اور پیغمبر اسلام کے حوالے سے پیش آنے والے چند ایک واقعات بیان نہ کیے جائیں۔

امام کائنات سے سیدہ ام حبیبہؓ کا نکاح:

نجاشی کو یہ بہت بڑی سعادت نصیب ہوئی کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی ایک خدمت اس طریقے سے انجام دی کہ آپ ﷺ اس سے راضی ہوئے۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ابوسفیان کی صاحبزادی تھیں' ان کا نام رملہ تھا' وہ اپنے خاوند عبیداللہ بن جحش کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ گئیں۔ خاوند وہاں دین اسلام سے مرتد ہو کر نصرانی بن گیا اور عیسائیت ہی پر اس کی وفات ہوئی۔ ایک دن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ کوئی ان کو ''ام المؤمنین'' کہہ کر پکار رہا ہے۔ بڑی حیران ہوئیں' خود ہی اس کی تعبیر یہ نکالی کہ رسول اللہ ﷺ مجھ سے شادی کریں گے۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میری عدت ختم ہی ہوئی تھی کہ ایک دن نجاشی کا پیغامبر میرے گھر کے دروازے پر پہنچا۔ میں نے آنے کی اجازت دی تو ابرہہ نام کی ایک لونڈی اندر داخل ہوئی۔ کہنے لگی کہ مجھے بادشاہ نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور کہا ہے کہ ام حبیبہ کو بتاؤ کہ رسول اکرم ﷺ نے بادشاہ کو خط لکھا ہے جس میں آپ ﷺ نے ام حبیبہ سے شادی کی خواہش کا اظہار فرمایا ہے۔

میں نے لونڈی سے کہا:

[بَشَّرَكِ اللّٰهُ بِخَيْرٍ]

''اللہ تعالیٰ تمہیں شاداب رکھے' تمہیں خیر کی بشارت ہو۔''

(عرب جب کسی بات سے خوش ہوں تو اس قسم کے جملے ادا کرتے ہیں جن میں خوشی کا اظہار ہوتا ہے۔)

یعنی ام حبیبہ نے اپنی طرف سے موافقت کا اظہار کر دیا۔

لونڈی نے مزید بتایا: بادشاہ نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ اپنی جانب سے کوئی ولی مقرر کر دیں جو آپ کی شادی کے امور سرانجام دے' چنانچہ میں نے خالد بن سعید بن امیہ کو وکیل مقرر کیا اور اپنے ہاتھ سے چاندی کے دو کنگن اور چاندی کی انگوٹھیاں اتار کر لونڈی ابرہہ کو بشارت دینے کی خوشی میں دے دیں۔

جب شام ہوئی تو نجاشی نے سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ (ابن ابی طالب) اور وہاں موجود دیگر مسلمانوں کی مجلس منعقد کی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد کہا:

[اَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلَيَّ اَنْ اُزَوِّجَهُ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ اَبِي سُفْيَانَ، فَاَجَبْتُ

> نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
>
> ''آج ایک نیک آدمی اصحمہ فوت ہوئے ہیں' لہٰذا تم اپنے بھائی کا جنازہ پڑھو۔'' (بخاری: ۳۸۷۷)

إِلَى مَا دَعَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَقَدْ اَصْدَقْتُهَا اَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ.]

''اما بعد! رسول اکرم ﷺ نے میرے نام خط لکھا ہے کہ میں ان کی شادی ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے کر دوں' چنانچہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے حکم کی تعمیل کی ہے اور ام حبیبہ کو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے چار سو دینار بطور مہر ادا کرتا ہوں۔''

پھر شاہ نجاشی نے اسی وقت حاضرین کے سامنے مہر کی یہ رقم ادا کر دی۔ اس کے بعد سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے وکیل خالد بن سعید نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد حاضرین سے یوں خطاب کیا:

[اَمَّا بَعْدُ! فَقَدْ اَجَبْتُ إِلَى مَا دَعَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَزَوَّجْتُهُ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ اَبِي سُفْيَانَ، فَبَارَكَ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ ﷺ.]

''اما بعد! میں رسول اکرم ﷺ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ام حبیبہ بنت ابی سفیان کی شادی آپ ﷺ سے کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو برکت سے نوازے۔''

مجلس برخاست ہونے لگی تو شاہ حبشہ نجاشی نے کہا:

[اِجْلِسُوا، فَإِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْاَنْبِيَاءِ إِذَا تَزَوَّجُوا اَنْ يُوْكَلَ طَعَامٌ عَلَى التَّزْوِيجِ.]

''سب حضرات تشریف رکھیں' انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے کہ جب وہ شادی کرتے ہیں تو ولیمہ کی دعوت منعقد ہوتی ہے۔''

چنانچہ نجاشی نے ایک شاندار ولیمہ کا اہتمام کیا۔

شادی کے بعد نجاشی نے سیدنا شرحبیل رضی اللہ عنہ (ابن حسنہ) کے ساتھ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ روانہ کر دیا۔

رسول اکرم ﷺ سے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی محبت اور اخلاص کی ایک واضح دلیل وہ واقعہ ہے جب ان کے والد ابوسفیان حالت کفر میں فتح مکہ سے قبل مدینہ منورہ میں ان کے گھر پہنچے۔ بیٹی کے گھر میں جب وہ بیٹھنے لگے تو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد کو رسول اکرم ﷺ کے بستر پر بیٹھنے سے منع کر دیا اور کہا: یہ رسول اکرم ﷺ کا بستر ہے اور آپ مشرک ہیں اور مشرک ناپاک ہوتا ہے' لہٰذا آپ بستر رسول پر بیٹھنے کے لائق نہیں' یہ کہہ کر بستر لپیٹ دیا۔

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ۴۴ھ میں ہوا۔

عرب کے ذہین ترین فرد سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ (ابن العاص) اپنے قبول اسلام کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم غزوۂ خندق سے واپس مکہ مکرمہ آئے تو میں نے قریش کے چند لوگوں کو اکٹھا کیا جو میری رائے کو اہمیت دیا کرتے تھے اور میری بات دھیان سے سنا کرتے تھے۔ جب سردارانِ قریش میرے پاس جمع ہوئے تو میں نے ان سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

''تمہیں خوب اچھی طرح معلوم ہے اور اللہ کی قسم! میں بھی صاف دیکھ رہا ہوں کہ محمد (ﷺ) کا دین روز بروز ترقی کرتا جا رہا ہے اور اب ایک بھاری جمعیت کی شکل اختیار کر چکا ہے جس سے نمٹنا اب عربوں کے لیے ناممکن

نہیں تو دشوار ضرور ہے۔ اس لیے محمد (ﷺ) اور اس کے لائے ہوئے مذہب کو اگر جلد سے جلد جڑ سے ختم کرنا ہے تو اس کے لیے کوئی خاطر خواہ مؤثر قدم اٹھانا پڑے گا۔ اس اقدام میں جتنی بھی تاخیر ہوگی ہمیں اسی قدر نقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

پہلے محمد (ﷺ) اکیلے ہی اسلام کا کلمہ بلند کرتے تھے لیکن دیکھتے ہی دیکھتے اب اس کلمے کے متبعین کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔ اور اگر محمد (ﷺ) کی روش پر کوئی زبردست قدغن عائد نہ ہوئی تو پھر اس دین کا ڈنکا آفاقِ عالم میں بجنے لگے گا۔ اس وقت ہم سب کی پگڑیاں اُن کے پیروکاروں کے جوتوں سے روندی جائیں گی۔ اب تم لوگ میرے پاس اکٹھے ہو تو میں تمہیں اپنی ایک تجویز سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں' ممکن ہے تمہیں میری یہ تجویز پسند آئے اور آگے قدم بڑھانے میں تم لوگ میری پوری مدد کرسکو۔''

عمرو بن العاص کی یہ تقریر سن کر قریش کے چنیدہ لوگوں نے کہا: آپ کی تجویز کیا ہے؟ عمرو بن العاص نے کہا:

''میری تجویز یہ ہے کہ ہم لوگ شاہِ حبشہ نجاشی کے پاس چلیں اور کچھ دنوں تک اسی کے پاس بود وباش اختیار کرلیں۔ اس دوران اگر محمد (ﷺ) ہماری قوم پر غالب آجائیں تو اس وقت ہم لوگ نجاشی کے پاس ہوں گے اور یہ ہماری خوش قسمتی ہوگی کہ ہم محمد (ﷺ) کے احسان مند ہونے کی بجائے شاہ حبشہ کے احسان مند رہیں گے اور اگر ہماری قوم غالب آجائے تو پھر ہماری ہی ناک اونچی رہے گی اور ہمیں اپنی قوم کی طرف سے بھلائی پہنچے گی۔''

حاضرین نے اس تجویز کو اہمیت کی نگاہ سے دیکھا اور کہا: ہاں! اس تجویز پر بہرحال عمل ہوسکتا ہے کیونکہ اس میں ہمارا فائدہ ہی ہے' نقصان کوئی نہیں۔

سیدنا عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ پھر میں نے کہا:

''تو پھر ہمارے پاس کچھ ایسی چیزیں جمع کراؤ جو ہم نجاشی کو بطور تحفہ پیش کرسکیں تاکہ وہ یہ تحفہ پاکر خوش ہو جائے اور ہماری عزت وتکریم کرے۔ ہماری سرزمین کی جو سب سے اچھی چیز نجاشی کے دل کو بھانے والی ہے وہ چمڑا ہے۔''

چنانچہ ہم سب نے مل کر نجاشی کو تحفہ دینے کے لیے بہت سارا چمڑا اکٹھا کیا' پھر ہم اس کے ملک حبشہ جا پہنچے۔ ہم ابھی نجاشی ہی کے ہاں تھے کہ رسول اکرم ﷺ کے ایلچی سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ (ابن امیہ ضمری) نجاشی کے دربار میں پہنچے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ (ابن ابی طالب) اور دیگر مہاجرین صحابہ کے بارے میں کچھ کہہ کر نجاشی کے پاس بھیجا تھا' سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ (ابن امیہ ضمری) نجاشی کے دربار میں داخل ہوئے اور جو کچھ کہنا تھا' کہہ سن کر چلے گئے۔

میں نے اپنے دوستوں سے کہا:

''یہ عمرو بن امیہ ضمری ہے' اگر میں نجاشی کے پاس جا کر اس سے کہوں کہ تم اس آدمی کو میرے حوالے کردو جو اپنا آبائی دین چھوڑ کر بد دین ہو گیا ہے' اگر نجاشی میری بات مان لے اور اسے میرے حوالے کر دے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ جب میں یہ کام انجام دے دوں گا تو یقیناً قریش کو بڑی خوشی ہوگی اور محمد (ﷺ) کے ایلچی کے قتل سے وہ ایک قسم کی راحت محسوس کریں گے اور میں بھی سمجھوں گا کہ میں نے ان کا حق ادا کر دیا۔''

میں اپنے ساتھیوں سے یہ باتیں کرنے کے بعد نجاشی کے دربار میں گیا اور نجاشی کو دیکھتے ہی اس کے سامنے حسب معمول سجدے میں گر گیا۔ نجاشی نے کہا:

[مَرْحَبًا بِصَدِيقِي، أَهْدَيْتَ لِي مِنْ بِلَادِكَ شَيْئًا؟]

''میرے دوست کا آنا مبارک ہو! کیا تم اپنے ملک سے میرے لیے کوئی ہدیہ لائے ہو؟''

میں نے کہا: جی ہاں' بادشاہ سلامت! میں آپ کے لیے بہت سارا چمڑا بطور ہدیہ لایا ہوں' پھر میں نے یہ ہدیہ اس کی خدمت میں پیش کیا' وہ بہت ہی خوش ہوا۔

اب میں نے اپنا تیر آزمانا چاہا' کیوں کہ نجاشی بڑا خوش تھا اور خوشی کے وقت انسان لوگوں کے بہت کام آتا ہے' اسی لیے میں نے چاہا کہ اپنے مقصد کی بات فوراً کہہ ڈالوں' چنانچہ میں نے نجاشی سے کہا: ''بادشاہ سلامت! ابھی ابھی میں نے ایک آدمی کو آپ کے پاس سے باہر نکلتے دیکھا ہے۔ وہ جو ہمارے دشمن کا ایلچی تھا۔ آپ اسے میرے حوالے کر دیں تاکہ میں اسے قتل کر دوں' کیونکہ اس نے ہمارے اشراف اور بزرگوں کو بہت تکلیف پہنچائی ہے۔''

یہ سننا تھا کہ نجاشی غصے سے بھڑک اٹھا اور اس نے اپنی ہی ناک پر ایک زوردار طمانچہ مارا۔ عمرو بن العاص کا بیان ہے:

[فَغَضِبَ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ فَضَرَبَ بِهَا أَنْفَهُ ضَرْبَةً ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ كَسَرَهُ، فَلَوِ انْشَقَّتِ الْأَرْضُ لَدَخَلْتُ فِيهَا فَرَقًا مِنْهُ.]

''نجاشی یہ سنتے ہی سخت غضبناک ہو گیا' اس نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور اپنی ہی ناک پر زور سے دے مارا۔ میں سمجھا کہ اس نے اپنی ناک توڑ ڈالی ہے۔ اگر زمین میرے لیے پھٹ جاتی تو میں اس کے خوف سے زمین کے اندر سما جاتا۔''

میں نے کہا:

[أَيُّهَا الْمَلِكُ، وَاللَّهِ لَوْ ظَنَنْتُ أَنَّكَ تَكْرَهُ هَذَا مَا سَأَلْتُكَهُ]

''بادشاہ سلامت! اللہ کی قسم! اگر مجھے ذرا بھی گمان ہوتا کہ آپ کو میری یہ بات ناگوار لگے گی تو میں آپ سے ہرگز یہ بات نہ کرتا۔''

نجاشی نے کہا:

[أَتَسْأَلُنِي أَنْ أُعْطِيَكَ رَسُولَ رَجُلٍ يَأْتِيهِ النَّامُوسُ الْأَكْبَرُ الَّذِي كَانَ يَأْتِي مُوسَى لِتَقْتُلَهُ؟]

''کیا تم مجھ سے اس عظیم ہستی کے ایلچی کو قتل کرنے کے لیے طلب کر رہے ہو جس کے پاس وہی ناموس اکبر (جبریل علیہ السلام) آتا ہے جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا کرتا تھا؟''

میں نے پوچھا: بادشاہ سلامت! کیا یہ محمد (ﷺ) واقعی سیدنا موسیٰ (ﷺ) کی طرح نبی ہیں؟

نجاشی بولا:

[وَيْحَكَ يَا عَمْرُو! أَطِعْنِي وَاتَّبِعْهُ، فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَعَلَى الْحَقِّ، وَلَيَظْهَرَنَّ عَلَى مَنْ خَالَفَهُ، كَمَا ظَهَرَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَى فِرْعَوْنَ وَجُنُودِهِ]

''اے عمرو! تمہاری بربادی ہو' میری بات مانو'

محمد (ﷺ) کی پیروی کرلو۔ اللہ کی قسم! وہ نبیٔ برحق ہیں اور مخالفین پر وہ یقیناً اسی طرح غلبہ پالیں گے جس طرح سیدنا موسیٰ علیہ السلام فرعون اور اس کے لاؤ لشکر پر غالب آئے تھے۔''

میں نے عرض کیا: ''کیا آپ محمد (ﷺ) کی جانب سے مجھ سے اسلام پر بیعت لے سکتے ہیں؟''

نجاشی نے کہا: ہاں ہاں' کیوں نہیں!

پھر اس نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور میں نے اس کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی اور دائرۂ اسلام میں داخل ہو گیا۔ جب میں اپنے دوستوں کے پاس واپس آیا تو اسلام اور محمد ﷺ کے بارے میں میری رائے بالکل بدل چکی تھی۔ میں نے ان سے اپنے قبول اسلام کے بارے میں ساری باتیں چھپائے رکھیں' پھر کچھ دنوں کے بعد میں نے رسول اکرم ﷺ سے ملنے کے لیے مدینہ منورہ کا رخ کیا۔ ابھی میں نکل ہی رہا تھا کہ مجھے خالد رضی اللہ عنہ (ابن ولید) نظر آئے۔ وہ مکہ سے آ رہے تھے' یہ فتح مکہ سے تھوڑے دن پہلے کی بات ہے' میں نے ان سے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اے ابوسلیمان! خالد بن ولید نے جواب دیا:

[وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَقَامَ الْمَنْسِمُ، إِنَّ الرَّجُلَ لَنَبِيٌّ، أَذْهَبُ وَاللّٰهِ أُسْلِمُ، فَحَتَّى مَتٰى؟]

''اللہ کی قسم! (محمد ﷺ کا) دین مستحکم ہو گیا۔ یقیناً وہ نبی ہیں' اللہ کی قسم! میں اسلام قبول کرنے کے لیے نکلا ہوں' آخر میں کب تک حق کو زبردستی ناحق سمجھ کر اس کے خلاف لڑتا رہوں گا؟''

میں نے کہا:

[وَاللّٰهِ! مَا جِئْتُ إِلَّا لِأُسْلِمَ.]

''اللہ کی قسم! میرے آنے کا مقصد بھی اسلام قبول کرنا ہی ہے۔''

چنانچہ ہم دونوں مدینہ منورہ میں رسولِ اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اسلام قبول کر کے رسولِ اکرم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی' پھر میں رسول اکرم ﷺ کے قریب ہوا اور عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول! میں آپ سے اس بات پر بیعت کرتا ہوں کہ آپ میرے گزشتہ گناہوں کی معافی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں اور میں اپنے گزشتہ کرتوتوں کا کوئی تذکرہ کروں گا نہ دوبارہ ان کا ارتکاب کروں گا۔''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

[يا عمرو! بايع، فإن الإسلام يجب ما كان قبله، وإن الهجرة تجب ما كان قبلها]

''اے عمرو! بیعت کرو' اسلام گزشتہ گناہوں پر پردہ ڈال دیتا ہے اور اسی طرح ہجرت بھی پہلے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔''

پھر میں نے بیعت کی اور واپس آ گیا۔

.....

راجن پور کے وفد کی ناظم اعلیٰ حافظ عبدالکریم سے ملاقات

گذشتہ روز راجن پور سے جماعتی رہنماؤں راؤ جاوید اقبال' سید عبدالرحمٰن شاہ شاہد بھٹی اور محمد اقبال نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ جناب حافظ عبدالکریم ایم این اے سے ملاقات کی۔ وفد نے قائدین مرکزیہ کی دینی' سیاسی' تبلیغی اور تنظیمی خدمات بالخصوص مال روڈ پر دفاع حرمین شریفین ریلی' اسلام آباد میں حرمین شریفین اے پی سی اور امام کعبہ کی مرکز آمد اور فلیٹیز ہوٹل میں دفاع حرمین شریفین کانفرنس کے انعقاد اور کامیابی پر شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ مہمانوں نے پیغام ٹی وی کی نشریات اور پروگرامز کو بھی بے حد سراہا اور اسے قائدین جماعت کی محنت اور جدوجہد کا ثمر قرار دیتے ہوئے اس کی تحسین کی۔ بعدازاں وفد نے ناظم مرکزی سیکرٹریٹ 106 راوی روڈ لاہور سے بھی ملاقات کی اور باہمی امور پر تبادلہ خیال کیا۔ وفد کے اصرار پر راقم الحروف نے 9 اکتوبر کو جمعۃ المبارک راجن پور کی مرکزی مسجد میں پڑھانے کا وعدہ بھی کیا۔ (حافظ بابر فاروق رحیمی' ناظم مرکزی سیکرٹریٹ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان 106 راوی روڈ لاہور)

تقریب تکمیل صحیح بخاری شریف وتحفظ حرمین شریفین کانفرنس

بتاریخ 30 مئی 2015ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر بمقام: جامعہ دارالعلوم السلفیہ مٹھی روڈ نوکوٹ (تھرپارکر) زیر امارت: امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر صاحب' زیر صدارت: مولانا خلیل الرحمٰن لکھوی رئیس معہد القرآن کراچی منعقد ہوا۔ درس بخاری: علامہ محمد ابراہیم بھٹی امیر کراچی۔ خصوصی شرکت: جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ناظم اعلیٰ مرکزیہ' جناب مولانا ابوتراب علی محمد نائب امیر مرکزیہ' جناب پروفیسر محمد یٰسین ظفر پرنسپل جامعہ سلفیہ فیصل آباد' مولانا سید عبدالحنان شاہ (رئیس جمعیۃ الہدیٰ الخیریۃ) جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد چیئرمین مرکزی انتخابی بورڈ۔ مقررین: جناب مولانا عبدالرشید حجازی' مولانا مفتی محمد یوسف محمدی کراچی' مولانا عبدالباسط شیخوپوری' جناب مولانا قاری خلیل الرحمٰن جاوید کراچی' جناب محمد ارشد علی کراچی' جناب مولانا عبدالرحمٰن ثاقب سکھر و دیگر علماء کرام۔ (الداعی الی الخیر: (مولانا) محمد حسن سموں جامعہ ہذا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث تھرپارکر)

جامعہ اسلامیہ اہل حدیث گوجرانوالہ میں تقریب تکمیل صحیح بخاری

جامعہ اسلامیہ اہل حدیث جس کی جامع مسجد کا 66 سال قبل افتتاحی خطبہ جمعۃ المبارک بطل حریت حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ نے ارشاد فرمایا تھا اور جامعہ کا افتتاح امام العصر حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جامعہ میں 22 مئی 2015ء کو تکمیل صحیح بخاری کی تقریب بعد نماز عصر منعقد ہوئی۔ جمعۃ المبارک کا خطبہ ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر حفظہ اللہ تعالیٰ رئیس جامعہ سعیدیہ سلفیہ خانیوال نے ارشاد فرمایا اور سیرت طیبہ پر بڑی جامع گفتگو فرمائی۔ بعد نماز جمعہ مدیر اعلیٰ بشیر انصاری نے ڈاکٹر صاحب کے اعزاز میں ظہرانہ دیا۔ بعد نماز عصر تقریب تکمیل بخاری کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور حمد ونعت کے بعد مولانا عبدالسلام زاہد استاذ جامعہ نے سیرت وفقاہت امام بخاری رحمہ اللہ پر بڑی شاندار تقریر فرمائی جس میں حجیت حدیث کا موضوع بھی سمٹ آیا تھا۔ آخر میں شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد عباس انجم گوندلوی صاحب نے الجامع الصحیح المسند پر بڑی تفصیلی گفتگو فرمائی اور حضرت امام بخاری کے تذکرہ اور صحیح بخاری کی عظمت وفضیلت اور آخری حدیث پر بڑا جامع ومانع درس دیا جس میں آپ نے حدیث کے مختلف پہلوؤں کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ آپ کا درس آپ کے وسعت علم اور دلائل کے استحضار کا بین ثبوت تھا۔ اس تقریب میں علماء کرام' طلبہ اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور تمام شرکاء کے لیے ضیافت کا معقول انتظام تھا۔ دعاء خیر پر تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (نمائندہ اہل حدیث مقیم گوجرانوالہ)

زکاۃ.....اہمیت اور مسائل

تحریر: جناب مولانا عبداللہ سلفی

قرآن مجید کا ارشاد ہے:

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾

''(اے محمد ﷺ) آپ ان کے مالوں میں سے زکوٰۃ لے لیجیے جس سے آپ ان کو (رذائل سے) پاک کریں گے اور ان (کے مالوں) کی صفائی ہو گی اور آپ ان کے لیے رحمت کی دعا فرمائیے' بے شک آپ کا دعا فرمانا ان کے لیے باعث تسکین ہے اور اللہ (ہر چیز کا) سننے اور جاننے والا ہے۔''

زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے تیسرا رکن ہے جیسا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حدیث جبریل میں مروی ہے' نیز آپ کے بیٹے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

[بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَىٰ خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.] (بخاري ومسلم)

''یعنی اسلام کی بنیاد پر پانچ چیزوں پر قائم ہے' گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' رمضان کا روزہ رکھنا بیت اللہ کا حج کرنا اس کے لیے جس کو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت ہو۔''

زکوٰۃ کی اہمیت اس سے واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں زکوٰۃ کا تذکرہ 30 جگہوں پر فرمایا ہے کہ جن میں 27 جگہ اس کا ذکر نماز کے ساتھ ہے اور صدقہ وصدقات کے لفظ کے ساتھ 12 جگہ ذکر ہے۔

ان کے علاوہ اشاروں وکنایوں میں بھی بہت سی جگہ مذکور ہے۔

مثلاً سورہ معارج میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ فِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝﴾ (المعارج)

''یعنی (اللہ کے نیک بندے وہ لوگ ہیں) جن کے مالوں میں سائل ومحروم کے لیے ایک حق مقرر ہے۔''

اور سورہ روم میں فرمایا:

﴿فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ﴾ (روم)

''(یعنی) پس قرابت دار کو' مسکین کو اور مسافر کو ان کا حق دے دو' یہی ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں۔''

زکوٰۃ کی فضیلت:

زکوٰۃ کی فضیلت قرآن مجید میں جا بجا مذکور ہے' اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ دیکھو تم جو زکوٰۃ دو گے اس سے تمہارے مالوں میں برکت ہو گی تم ایک دو گے ہم دس دیں گے' بلکہ اس سے زیادہ سات سو گنا تک دیتے ہیں' اس لیے اس میں بخل مناسب نہیں۔ ایک جگہ فرمایا:

﴿وَ مَاۤ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَاۤ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝﴾ (الروم)

''اے لوگو! جو تم سود (پر مال) دیتے ہو تا کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے تو یہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو تم زکوٰۃ دیتے ہو اللہ کی رضا جوئی کے لیے' تو یہی وہ لوگ ہیں جو (اپنے مال کو) بڑھانے والے ہیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

[مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ.] (ترمذی)

''صدقہ سے کسی انسان کا مال کم نہیں ہوتا۔''

زکوٰۃ نہ دینے پر وعید:

صحیح بخاری میں سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''خیرات کو مت روک ورنہ تیرا رزق بھی روک دیا جائے گا' دوسری روایت عبدہ سے اسی مفہوم کی ہے کہ گننے نہ لگ جانا اور ورنہ اللہ بھی تجھے گن گن کر ہی دے گا۔

زکوٰۃ نہ دینا اور اس میں حیلہ کرنا اور یہ سمجھنا کہ یہ ہمارا مال ہے ہم جو چاہیں کریں یہ بات اور سوچ ایمان کے خلاف ہے' جس طرح نماز کے انکار کرنے پر انسان مسلمان نہیں رہ جاتا اسی طرح زکوٰۃ کا منکر بھی دائرۂ اسلام میں نہیں رہ جاتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝﴾ (حم السجدة)

''اور ویل (جہنم) ہے ان مشرکین کے لیے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور یہی وہ لوگ ہیں جو آخرت کے منکر ہیں۔''

غور فرمایئے! مانعین زکوٰۃ کو شرک وکفر کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے۔

صحیح بخاری میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ نے جس کو مال سے نوازا اور پھر اس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی' قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا جس کی آنکھوں کے اوپر دو سیاہ نقطے ہوں گے یہ سانپ اس کے گلے کا طوق ہو گا اور اس کے جبڑے کو پکڑ کر کہے گا میں ہوں تیرا مال' میں ہوں تیرا خزانہ۔''

پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ (ال عمران)

''اور وہ لوگ جن کو اللہ نے اپنے فضل سے نوازا ہے اور وہ اس میں بخل کرتے ہیں یہ نہ سمجھیں کہ ان کا بخل کرنا ان کے لیے بہتر ہے' نہیں یہ تو ان کے حق میں برا ہے عنقریب قیامت کے دن جو یہ بخل کرتے ہیں اسے ان کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا۔''

مزید فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ۝﴾ (التوبة)

''(اے محمد!) جو لوگ سونا چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے اور ان اور دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے' جس دن ایسے خزانہ کو جہنم کی آگ میں تپا کر ان کے پیشانیوں' پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہی تمہارا وہ خزانہ ہے جس کو تم نے اپنی ذات کے لیے جمع کر رکھا تھا تو آج اپنی دولت کا مزہ چکھو۔''

زکوٰۃ کے نظام کی معنویت:

زکوٰۃ ایک مستقبل اور مقرر حق ہے جس کی نوعیت یہ نہیں ہے کہ افراد پر ان کی مرضی کے مطابق چھوڑ دیا گیا ہو کہ وہ جسے چاہیں دیں اور جسے چاہیں دھتکار دیں' بلکہ یہ ایک اجتماعی نظم ہے جس کا انتظام باقاعدہ ایک نظام کے تحت ہونا چاہیے' اس کی واضح ترین دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس انتظام کے چلانے والوں کو ''العاملین علیہا'' کے نام سے یاد کیا ہے اور زکوٰۃ کے آٹھ مصارف میں سے ایک عاملین کے مصرف کو متعین کر کے یہ واضح کر دیا ہے کہ اس نظام کے اخراجات کو اسی زکوٰۃ کی رقم سے پورا کیا جائے گا۔ اور جس سورہ میں زکوٰۃ کے مصارف کا تذکرہ ہے اسی سورہ میں یہ بھی ارشاد ہوا ہے: ﴿وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا﴾ ''آپ ان کے مالوں میں سے زکوٰۃ لیجیے۔'' یعنی آپ ﷺ کو زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

چنانچہ بخاری و مسلم کی روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان کو حکم دیا تھا:

''اے معاذ آپ ان کو بتائیے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں میں بانٹ دی جائے گی۔ پس اگر وہ آپ کی بات مان لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کرنا اور ان کے چنیدہ مال سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بد دعا سے ڈرنا کیونکہ مظلوم شخص اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔'' (بخاری و مسلم)

احادیث کی کتابوں میں عاملین کا ذکر موجود ہے ان کو ساعی و مصدق (صدقہ وصول کرنے والا) بھی کہا جاتا ہے' نبی کریم ﷺ مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مختلف قبیلوں کی طرف صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا کرتے تھے۔

ابوداود میں موجود ہے کہ آپ ﷺ نے ابومسعود کو ساعی بنا کر بھیجا تھا' مسند احمد میں ہے کہ ابوجہم بن حذیفہ کو مصدق بنا کر بھیجا' ولید بن عقبہ کو بنی المصطلق کی طرف بھیجا' مہاجر بن ابی امیہ کو صنعاء کی طرف' زیاد بن لبید کو حضر موت کی طرف اور حضرت علی کو نجران کی طرف بھیجا تھا۔ (رضی اللہ عنہم) آپ ان عاملین کو ہدایت جاری فرماتے اور لوگوں کے ساتھ نرمی برتنے کی تلقین کرتے تھے۔

علامہ ابن حزم نے اپنی کتاب جوامع السیر میں لکھا ہے کہ صدقات کے معاملہ میں رسول اللہ ﷺ کے کاتب سیدنا زبیر بن العوام تھے' اگر وہ موجود نہ ہوتے تو جہم بن صامت یا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما لکھنے کی خدمت انجام دیتے۔

زکوٰۃ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو صریح حکم تھا کہ آپ صاحب نصاب سے ان کے اموال کی زکوٰۃ وصول کیجیے اور خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان مانعین زکوٰۃ سے جو اللہ کے رسول ﷺ کے زمانہ میں آپ کے پاس زکوٰۃ جمع کیا کرتے تھے' زکوٰۃ روکنے پر جہاد کیا تھا' نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے زکوٰۃ قلم بند کی جاتی تھی' چنانچہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بہت صراحت سے اعلان کیا کہ جو شخص اونٹ باندھنے کی رسی یا بکری کا بچہ بھی آنحضرت ﷺ کو دیا کرتا تھا اگر ہمیں نہیں دے گا تو اس سے جنگ کی جائے گی۔''

زکوٰۃ کا مسئلہ جو اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے یوں ہی نہیں چھوڑ دیا گیا کہ آپ اپنی مرضی کے مطابق جسے چاہیں دیں' جسے چاہیں نہ دیں' یہ ایک عبادت ہے' یہ مال میں ایک حق ہے جس کی کچھ قیود و شرائط ہیں' کچھ حدود ہیں جن کے اندر رہ کر ہی آپ ہم اسے ادا کر سکتے ہیں' ان نفلی خیرات جیسا یہ مسئلہ نہیں جنہیں آپ کی مرضی اور چاہت کے مطابق چھوڑ دیا گیا ہے اور جن کی نیکی کا بدلہ آپ کی نیت اور خلوص پر منحصر ہے اور جن میں افضل صدقہ وہ ہے جسے آپ اور اللہ کے علاوہ کوئی نہ جانے۔

آپ غور فرمائیے! اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو حکم دیتا ہے کہ ﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾ ''آپ ان کے مالوں سے زکوٰۃ لیجیے۔'' اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ نہ دینے والوں سے جہاد کیا۔

مسند احمد' ابوداود' نسائی میں رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے:

[مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهُ أَجْرُهَا، وَمَنْ أَبَى فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ مَالِهِ عَزْمَةً مِنْ عَزَمَاتِ اللَّهِ، لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ مِنْهُ شَيْءٌ]

یعنی ''(جو زکوٰۃ کو) ثواب کی نیت سے دے گا اس کو اس کا ثواب ملے گا اور جو نہیں دے گا تو میں اس کو وصول کروں گا اور ساتھ ہی ساتھ اس کا آدھا مال بھی لے لوں گا' یہ ہمارے رب کی طرف سے تاوان ہے' (کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں اپنی ذات کے لیے لے رہا ہوں بلکہ) آل محمد ﷺ کے لیے ایسے مال کا ایک حبہ بھی حلال نہیں ہے۔'' (باقی آئندہ)

مرکزی جمعیت پنڈی گھیب کے زیر اہتمام ہفتہ وار دروس قرآن

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل پنڈی گھیب کے زیر اہتمام ہفتہ وار دروس قرآن بعنوان ''دعوت اہل حدیث'' زیر امارت عارف محمود سلفی امیر تحصیل پنڈی گھیب' زیر نظامت حافظ بلال احمد زکی ناظم تحصیل پنڈی گھیب منعقد ہو رہے ہیں:

30 مئی بروز ہفتہ جامع مسجد اہلحدیث توت مولانا حافظ بلال احمد زکی
6 جون بروز ہفتہ جامع مسجد عثمان غنی پنڈی گھیب مولانا نصیر احمد علوی
12 جون بروز جمعۃ مسجد صدیق اکبر چکی مولانا عبدالقیوم خطیب
20 جون بروز ہفتہ جامع مسجد اہل حدیث میانوالہ الشیخ حافظ حمزہ مدنی
27 جون بروز ہفتہ جامع مسجد حسنین اہلحدیث چکی مولانا عمر حیات

منجانب: ناظم نشر و اشاعت تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک

وی پی آ رہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

امام کعبہ کا دورہ مرکز اہلحدیث اسلام آباد

رپورٹ جناب سید شہباز حسن

شہر اسلام آباد میں مرکز اہلحدیث، بلاشبہ اہلحدیثوں کا پہلا مرکز ہے جس کا قیام، اہلحدیث عوام کے لیے بالعموم اور اہلیان اسلام آباد کے لیے بالخصوص کسی نعمت سے کم نہیں ہے، یونیلیٹی سٹور، فیڈرل گورنمنٹ سکول اور آبپارہ آرکیڈ کے حصار میں واقع مرکز اہلحدیث کی پرشکوہ عمارت اپنی طرز تعمیر کا انوکھا شاہکار ہے، جہاں علامہ عبدالعزیز حنیف حفظہ اللہ کی زیر سرپرستی مرکزی جمعیت اہلحدیث کا بہترین نظم قائم ہے اور ان کی تبلیغی و تنظیمی کاوشوں سے آج اسلام آباد میں اہلحدیث مساجد اور مدارس کا جال پھیلا ہوا ہے۔ علامہ عبدالعزیز حنیف حفظہ اللہ، سینئر نائب امیر، مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان اور مولانا ابوبکر صدیق عزیز حفظہ اللہ، خطیب مرکز اہلحدیث سیکٹر جی سکس اسلام آباد کی خصوصی دعوت پر امام کعبہ فضیلۃ الشیخ خالد الغامدی حفظہ اللہ، مورخہ 29 اپریل 2015 کو مرکز اہلحدیث سیکٹر جی سکس اسلام آباد تشریف لائے جہاں آپ نے نماز مغرب کی امامت اپنی خوش الحان آواز میں کروائی۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد آپ نے حاضرین مجلس کو مختصر پند و نصائح کی جس کا اردو خلاصہ یہ ہے:-

حمد و ثنا کے بعد! امام کعبۃ اللہ شیخ خالد بن علی الغامدی حفظہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے تو میں اس مسجد کی انتظامیہ کا بالعموم، اور اس مسجد کے امیر کا بالخصوص، دل کی گہرائیوں سے بہت مشکور ہوں اور جس محبت اور مہمان نوازی کا آپ احباب نے اظہار کیا ہے، میں اس پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں جلدی سے اس تھوڑے سے وقت میں آپ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پر اثر حدیث پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کو یمن کی طرف بحیثیت معلم بنا کر بھیجا اور ان کو نصیحت کی اور نصیحت جب کسی تجربہ کار انسان کی طرف سے آئے جس کا زندگی میں بہت تجربہ ہو تو ہم اس نصیحت کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اور ایسی نصیحت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آئے اس نصیحت کا کیا کہنا !!!۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ سب سے پہلے تم اللہ کا تقوی اختیار کرنا جہاں تک بھی ہو اور دوسری بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمائی کہ" تم ہر گناہ یا غلطی ہو جانے کے بعد ضرور نیکی کرنا تا کہ وہ نیکی اس برائی کو مٹا دے۔ اور تیسری بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی کہ" تم لوگوں کے ساتھ خوبصورت اور بہترین اخلاق سے پیش آنا"۔ اس حدیث مبارکہ میں جو پہلی نصیحت کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جہاں پہ بھی رہو اللہ کا تقوی اختیار کرو اور تقوی کیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے اور اللہ کے عذاب کے درمیان ایک حد قائم کرے اور یہ حد کیا ہے کہ ہر نیکی کے کام کو بجا لانا اور ہر برائی کے کام کو چھوڑ دینا ہے جو انسان نیکی کے کام کو کرتا ہے اور برائی کو چھوڑ دیتا ہے وہ اپنے اور اللہ کے عذاب کے درمیان ایک حد قائم کر لیتا ہے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ تقوی کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تقوی یہ ہے کہ انسان اللہ کا خوف اختیار کرے، جو قرآن میں اللہ نے نازل کیا ہے اس پر عمل کرے اور اس دنیا سے جانے والے دن کے لیے تیاری کرے۔ اور اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا تھا کہ تقوی کیا ہے؟ تو جواباً انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا تھا کہ کیا کبھی آپ ایسی جگہ سے گذرے ہیں، جہاں پر جھاڑیاں اور کانٹے ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا کہ میں بہت دفعہ ایسی جگہ سے گذرا ہوں پھر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ نے پوچھا کہ آپ وہاں پر کیا کرتے ہیں تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد کیا کہ میں وہاں اپنے کپڑوں کو سمیٹ لیتا ہوں اور اپنے آپ کو کانٹوں اور جھاڑیوں سے بچانے کی کوشش کرتا ہوں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا یہی تقوی ہے، انسان کی زندگی یہ اللہ کی طرف جانے کا ایک راستہ ہے اور اس راستے میں شبہات، شہوات، دنیا کی لذتیں، دنیا کی چکاچوند کر دینے والی، انسان کو خیرہ کر دینے والی چاہتیں، یہ سب کانٹے اور جھاڑیاں ہیں جو انسان کے دماغ کو الجھا کر رکھ دیتی ہیں پھر ان سب سے بچنا اور اللہ کا تقوی اختیار کرنا یہ حقیقت میں تقوی ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں متعدد آیات میں تقوی اختیار کرنے والے لوگوں کا ذکر بیان کیا ہے اور اللہ رب العزت نے ان کو جو انعامات عطا فرمانے ہیں وہ بیان کیے ہیں۔ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا جو اللہ کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لئے آسانیاں پیدا کر دیتے ہیں، اس سے محبت کرتے ہیں، اس کو بے حد و حساب اور ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتے ہیں جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا، اس کے تمام معاملات آسان کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات ہیں جو اس بارے میں بیان کی جا سکتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا جو اللہ کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لئے آسانیاں پیدا کر دیتے ہیں، اس سے محبت کرتے ہیں، اس کو بے حد و حساب اور ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتے ہیں جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا

دوسری نصیحت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ تم ہر گناہ ہونے کے بعد نیکی کا کام کرو تا کہ وہ نیکی گناہ کو مٹا ڈالے۔ یہ بات سمجھ لیں کہ ہر انسان گناہ گار ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم کا ہر بیٹا گناہ گار ہے اور سب سے بہتر گناہ گار وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں، اس لئے گناہ ہو جانا یہ کوئی بات نہیں ہے لیکن گناہ کے اوپر اصرار کرنا اور توبہ استغفار نہ

کرنا یہ اصل گناہ ہے۔گناہ کرنے کے بعد یہ سمجھ لینا کہ بس اب توبہ کا دروازہ بند ہوگیا،اب میرا کام ختم ہوگیا،اب مجھے توبہ استغفار نہیں کرنی چاہیے، یہ شیطان کا ایک بہت بڑا ہتھکنڈہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے تو بائیں طرف والا فرشتہ جو گناہ لکھتا ہے ،اسے اللہ تعالیٰ نے حکم دے رکھا ہے کہ جب بھی کوئی بندہ گناہ کرتا ہے تو چھ گھنٹوں تک وہ اپنے قلم کو نہیں اٹھاتا اور اس کے گناہ کو اس امید پر نہیں لکھتا کہ یہ چھ گھنٹے کے اندر توبہ واستغفار کر لے اگر وہ توبہ و استغفار کر لے تو گناہ لکھے جانے کا بجائے نیکی لکھ دی جاتی ہے لیکن اگر کوئی چھ گھنٹے میں بھی توبہ و استغفار نہ کرے اور اللہ کی طرف رجوع نہ کرے تو ایسے شخص کو جسے شیطان نے اغواء کر لیا ہو،یقیناً پھر اس کے گناہ لکھے جاتے ہیں اور اللہ رب العزت نے فرمایا ہے ،اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے اور اللہ کی رحمت کی وسعت ہر چیز سے زیادہ ہے اس لئے اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا یہ بہت بڑا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو انسان کی توبہ اس قدر پسند ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ میں مذکور ہے کہ اللہ رب العزت ایک انسان کے توبہ سے اس قدر خوش ہوتے ہیں کہ جیسے ایک انسان اپنے تمام تر سامان اور مال ومتاع کے ساتھ سفر کر رہا ہے اور صحرا میں کچھ دیر کے لیے بغرض آرام تھوڑی دیر کے لئے لیٹتا ہے،جب اس کی آنکھ کھلتی ہے تو دیکھتا ہے کہ اس کا تمام متاع اور سامان جس سواری پر ہے ،وہ غائب ہے،اب اُس کو موت سامنے نظر آ رہی ہے اور وہ مایوسی سے ایک طرف سایہ میں رکتا ہے،ایسے میں اس کی پھر آنکھ لگ جاتی ہے اور جیسے ہی آنکھ کھلتی ہے وہ دیکھتا ہے کہ اس کا سارا سامان سامنے سواری پر موجود ہے۔اس سواری اور اپنی زندگی کو دوبارہ سامنے دیکھ کر وہ اس قدر خوش ہوتا ہے کہ خوشی میں الفاظ بھی اس کے منہ سے اُلٹے نکلتے ہیں اور وہ یوں کہتا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ میں آپ کا رب ہوں اور آپ میرے بندے ہیں،جبکہ وہ کہنا یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ میرے رب ہیں اور میں آپ کا بندہ ہوں لیکن خوشی اور فرحت کی وجہ سے وہ بات الٹی کہہ جاتا ہے''۔اللہ تعالیٰ کو اس شخص سے زیادہ ایک بندہ کی توبہ پر خوشی اور فرحت محسوس ہوتی ہے۔قرآن کریم میں بہت سی آیات ہیں جو توبہ کرنے والوں کے مناقب میں بیان کی گئی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں،اور یہ اہل ایمان سے اللہ کا مطالبہ ہے کہ اللہ سے توبہ واستغفار طلب کی جائے۔اوراللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرتا ہے،اللہ تعالیٰ اس کے لئے آسمان سے برکتیں نازل کرتے ہیں،بارشیں نازل کرتے ہیں،اموال دیئے جاتے ہیں،بیٹے عطا کیے جاتے ہیں،باغوں کے اندر نہریں بہا دیتے ہیں اور پھلوں کو اگا دیتے ہیں۔توبہ واستغفار کے بہت سے مناقب اور فضائل ہیں اور اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو نبی اعظم ہیں،انبیاء کرام میں سب سے ممتاز مقام کے حامل ہیں،وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے میرے صحابہ اللہ سے توبہ واستغفار کیا کرو! اللہ کی قسم میں اللہ سے دن بھر میں سو مرتبہ سے زیادہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ اور تیسری بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمائی کہ تم لوگوں کے ساتھ خوبصورت اور بہترین اخلاق سے پیش آنا۔ جو ایمان کے ساتھ مل کر حقوق اللہ وحقوق العباد ادا کرنے کیلئے بہترین مرکب ہے،جسکی بنا پر درجات بلند اور گناہ ختم کردئے جاتے ہیں۔مؤمن اپنے اچھے اخلاق کی بنا پر دن میں نفلی روزہ اور راتوں کو نفلی قیام کرنے والوں کے درجات تک پہنچ جاتا ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: ''کیا آپ لوگ جانتے ہیں مفلس کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: مفلس تو وہی ہے جس کے پاس مال ومتاع نہ ہو،آپ نے فرمایا: مفلس میری امت میں وہ ہے جو قیامت کے دن صوم وصلاۃ ، زکوۃ سب عبادات لے کر آئے گا لیکن کسی کو گالی دی ہوگی ،کسی کی آبروریزی کی ہوگی ، کسی کا مال کھایا ہوگا،کسی کا خون بہایا ہوگا،کسی کو مارا پیٹا ہوگا ،لہذا کسی کو اس کی فلاں نیکی دے دی جائے گی اور کسی کو فلاں نیکی دے دی جائے گی۔ اس طرح اس کی سب نیکیاں دوسروں کے حقوق دینے سے پہلے ہی ختم ہوجائیں گی تب ان حقداروں کے گناہ اس پر لاد دیئے جائیں گے ،اور اس طرح وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا لہذا ہم سب کو اپنے مالک حقیقی کو راضی کرنے کے لئے نہ صرف گناہوں سے توبہ و استغفار کرنی چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہیے تا کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہم پر جاری رہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

پروگرام کے آخر میں مولانا ابوبکر صدیق عزیز حفظہ اللہ نے شرکاء مجلس کے جانب سے امام کعبۃ اللہ کا مرکز اہلحدیث آمد پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ جو نصیحت بیان کی گئی ہے اس پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی اور یقیناً اہل علم ہمیشہ اچھی باتوں کی تلقین کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو تعلیمات قرآن و سنت کو سننے، سمجھنے اور پھر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔امام کعبہ کی آمد پر سیکورٹی کے فرائض اہل حدیث یوتھ فورس اسلام آباد کے کارکنان نے صدر راشد شیخ اور جنرل سیکریٹری آصف حبیب کی زیرنگرانی بخوبی سرانجام دئے جس کو امام کعبہ سمیت انکی سیکورٹی پر مامور لوگوں نے بھی سراہا۔

صحافتی خدمات پر گولڈ میڈل

قومی وبین المذاہب امن کمیٹی پنجاب کی طرف سے امن وجمہوریت پر اعلیٰ صحافتی خدمات پر 6 سینئر صحافیوں کو'' قائداعظم امن گولڈ میڈل'' دیا گیا' جن صحافیوں کو اعلیٰ صحافتی خدمات پر'' قائداعظم امن گولڈ میڈل'' دیا گیا ان میں معروف صحافی' کالم نگار' تجزیہ کار اور مصنف'' رانا شفیق خان پسروری'' بھی شامل ہیں جن کو گذشتہ روز (25 مئی 2015ء) الحمراء ہال میں ایک پروقار تقریب میں اسٹیج پر بلا کر یہ میڈل دیا گیا ہے' بابر فاروق رحیمی' حاجی عبدالرزاق' حاجی نذیر احمد انصاری' بشیر انصاری' محمد عمران مجاہد' عبدالرحیم قریشی' عطاء الرحمن حقانی' قاری نصیر احمد ناصر و دیگر نے اس اعزاز پر رانا محمد شفیق خان کو مبارکباد پیش کی ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رانا صاحب کے علم وعمل اور جماعتی خدمات میں برکت فرمائے۔آمین!

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی نئی کابینہ کا پہلا اجلاس

مورخہ 24 مئی 2015ء کو مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی نامزد کابینہ کا پہلا باضابطہ اجلاس امیر پنجاب حضرت پروفیسر حافظ عبد الستار حامد کی زیر صدارت منعقد ہوا، اجلاس میں مرکزی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبد الکریم اور ناظم انتخابات پروفیسر ڈاکٹر عبد الغفور راشد نے بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔ ناظم اعلیٰ پنجاب علامہ میاں محمود عباس نے مولانا قاری خالد مجاہد حفظہ اللہ کی تلاوت قرآن مجید سے اجلاس کا باقاعدہ آغاز کروایا اور سب سے پہلے جماعت کی خدمت اور ترجمانی کے لئے ایک بار پھر اعتماد کرنے پر امیر محترم حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبد الکریم کا شکریہ ادا کیا۔ یہ امید بھی ظاہر کی کہ گذشتہ دور کی طرح اس بار بھی قائدین کی سرپرستی اور شفقت مسلسل حاصل رہے گی۔ ناظم اعلیٰ نے نئی نامزد کابینہ کے ارکان کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہمارا دست و بازو بننا قبول فرمایا اور شدید گرمی کے باوجود اجلاس کے لئے تشریف لائے۔ ناظم اعلیٰ پنجاب نے نئی نامزد کابینہ کا تعارف بھی ناظم اعلیٰ مرکزیہ سے کروایا۔

امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبد الستار حامد نے بھی اپنے خطاب میں ایک بار پھر اعتماد کرنے پر جہاں قائدین مرکزیہ کا شکریہ ادا کیا وہاں سابقہ اراکین کابینہ کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے چار سال اپنی معاونت، مشاورت اور رفاقت سے نوازا، امیر پنجاب نے ہاؤس کو بتایا کہ گذشتہ ٹینیور کے افتتاحی اجلاس میں ہی ہم نے چند اہداف کے حصول کا تعین کر لیا تھا اور الحمد للہ ہم مکمل نہیں تو کم از کم 80% اہداف کے حصول میں کامیاب ہوئے تو اپنے ساتھی اراکین کابینہ کی معاونت کی وجہ سے ہے۔ امیر پنجاب نے فرمایا کہ اس سال ہم نے مزید ذمہ داری نبھانے سے معذرت کر لی تھی مگر قائدین مرکزیہ ہماری گذشتہ کارکردگی کو دیکھتے ہوئے ہمیں مزید کام جاری رکھنے کا حکم دیا، ہم سمجھتے ہیں کہ اس ذمہ داری کے دوبارہ ملنے کی وجہ جہاں قائدین کا اعتماد ہے وہاں ہمارے کام کی رفتار اور مقاصد کا حصول بھی ہے جو خالصتاً اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا سے ہی ممکن ہوا۔ امیر پنجاب نے نئی نامزد کابینہ کے ارکان کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے ہماری طرف سے لگائی گئی ذمہ داریوں کو قبول کیا۔ امیر محترم نے آج کے پہلے اجلاس کی وساطت سے ایک بار پھر اگلی آئینی مدت کے لئے مقاصد و اہداف کے تعین کیلئے معزز اراکین کابینہ سے مشاورت طلب کی۔

مہمان خاص پروفیسر ڈاکٹر عبد الغفور راشد نے اپنے خطاب میں کہا کہ میں تین جملے کہنا چاہتا ہوں، پہلا یہ کہ آج کے میزبانوں کا شکریہ جنہوں نے مجھے اس اجلاس میں عزت بخشی۔ دوسرا یہ کہ میں ان کی مزید کامیابی اور عزت کے لئے دعا گو ہوں۔ اور تیسرا جملہ یہ ہے کہ ہمیں مزید کامیابی اور عزت کیلئے گذشتہ کامیابیوں پر کسی فخر کا شکار نہیں ہونا چاہئے اور کسی ناکامی پر مایوسی کا اظہار نہیں کرنا چاہئے۔

اجلاس کے مہمان خصوصی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ڈاکٹر حافظ عبد الکریم ایم این اے نے امیر و ناظم اعلیٰ پنجاب کو خصوصاً اور ان کی پوری ٹیم کو عموماً گذشتہ شاندار کارکردگی پر زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان جیسے لوگ کسی بھی جماعت کیلئے ایک سرمایہ اور اللہ کی نعمت ہوتے ہیں، ہمارے ان بھائیوں نے ہمارا بوجھ بٹایا ہے، ہمارے حصے کا کام بھی کیا اور ان کی محنتوں سے آج اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے جماعت ایک مضبوط، منظم اور متحرک جماعت ہے۔ جناب ناظم اعلیٰ نے کہا کہ پنجاب کی قیادت نے ڈویژنل کانفرنسز کے ذریعے ملکی مسائل کی خصوصاً سیکیورٹی کے مسائل کی وجہ سے سالانہ کانفرنس کے نہ ہونے کی کمی کو پورا کیا۔ انہوں نے آئندہ نومبر میں سالانہ کانفرنس کروانے کا عندیہ بھی دیا۔ جبکہ مدارس میں طلبہ کنونشن اور طلبہ کے درمیان مقابلہ جات مضمون نویسی کا بھی ناظم اعلیٰ نے خصوصی تذکرہ کیا اور اسے جماعت کی ایک اہم ضرورت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت الحمد للہ پہلے سے زیادہ متحرک، منظم اور فعال ہو چکی ہے اور اس میں پنجاب قیادت کا ایک اہم حصہ ہے جس پر ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں، ناظم اعلیٰ نے جماعت کے منظم ہونے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ امام کعبہ الشیخ خالد الغامدی حفظہ اللہ جب دورہ پاکستان سے واپس پہنچے تو میں بھی سعودی عرب گیا، انہوں نے مجھے ملاقات کے لئے بلایا تو ملاقات میں فرمایا کہ ''ہمارا خیال تھا کہ سلفی عقیدے و منہج کے اعتبار سے تو حق پر ہیں مگر یہ منظم نہیں ہیں، مگر میرے دورہ پاکستان کے دوران جماعت کے پلیٹ فارم سے ہونے والے تمام پروگرامز کو دیکھ کر میرا تصور بدل گیا ہے اور اب میں یہ بات یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان کے سلفی انتہائی منظم ہیں، خصوصاً فلیٹیز ہوٹل میں تو لوگوں کے جذبات دیکھ کر خود بے خود ہو گیا، خوشی سے میں اپنے جذبات پر قابو نہ رکھا سکا۔ سلفیوں کے اتنے منظم اور شاندار پرگرام میں نے کم ہی دیکھے ہیں'' ناظم اعلیٰ کی اس بات پر سارے ہاؤس میں بیک وقت ماشاء اللہ اور الحمد للہ کی صدائیں بلند ہوئیں۔ ناظم اعلیٰ نے حرمین شریفین ریلی کے بارے میں بھی اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس ریلی سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اہل حدیث سویا ہوا شیر ہے، بس اسے ذرا سی مہمیز کی ضرورت ہے، جماعت کے اراکین سے احساس کمتری اور خوف ختم ہو چکا ہے۔ ناظم اعلیٰ نے مزید فرمایا کہ امیر محترم نے پنجاب کے لئے نئی نامزدگی پر مشاورت کی تو ہم نے یک سو ہو کر اسی کابینہ کو دوبارہ نامزد کرنے کا فیصلہ کیا اور الحمد للہ ہم امید کرتے ہیں کہ گذشتہ کی طرح اس بار بھی ہم اپنے فیصلے پر قطعی شرمندہ نہیں ہونگے۔ ناظم اعلیٰ نے امید ظاہر کی کہ امیر پنجاب حافظ عبد الستار حامد اور ناظم اعلیٰ پنجاب علامہ محمود عباس صاحبان اپنے تجربات اور پر جوش جذبات کے ساتھ جماعت کی ترقی کے لیے ایک بار گذشتہ کارکردگی سے بڑھ کر کارکردگی دکھائیں گے اور آپ ان کے دست و بازو بن کر جماعت کے اوج ثریا کی طرف لے جائیں گے۔

آخر میں اراکین کابینہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعتی کاز کو مزید آگے بڑھانے قرآن و سنت کی تعلیمات کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرنے کے عزم کو دہرایا۔ پروفیسر قاری محمد سعید کلیروی، حافظ عبدا لغفار نقیب، قاری سیف اللہ عابد، حافظ عبد الرزاق، حافظ آصف مجید، مولانا قاری خالد مجاہد، میاں عبد الغفار اور دیگر اراکین نے اپنی آراء دیتے ہوئے کہا کہ طلبہ کنونشن، ڈویژنل کانفرنس، مقابلہ جات مضمون نویسی، تنظیمی دورہ جات، تبلیغی پروگرامز اور دیگر سرگرمیوں کو مزید موثر بنایا جائے، خصوصاً شعبہ تبلیغ و تعلیم کو منظم، فعال اور مربوط کیا جائے، جماعت کی طرف سے نادار لیکن ذہین طلبہ کی تعلیم کیلئے ایک خاص بجٹ مختص کیا جائے اور دینی مدارس کے طلبہ کو بھی بیورو کریسی میں ایڈجسٹ ہونے کی طرف توجہ دلوائی جائے۔

اراکین کابینہ کی آراء کی روشنی میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ رمضان کے بعد جو چار ڈویژن رہ گئے ہیں ان میں ڈویژنل کانفرنس منعقد کی جائیں گی، جبکہ طلبہ کنونشن اور مقابلہ جات مضمون نویسی کا سلسلہ بھی از سر نو شروع کیا جائے۔ نادار اور ذہین طلباء کی تعلیم اور مدارس کے طلبہ کی عصری تعلیم کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی قائم کی گئی جس میں امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبد الستار حامد، ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس، پروفیسر ڈاکٹر عبد الغفور راشد، حافظ آصف مجید اور حافظ مسعود اظہر شامل ہونگے۔ اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ تمام اراکین کابینہ سالانہ پانچ ہزار روپیہ پنجاب بیت المال میں جمع کروائیں گے تاکہ جماعتی کاموں کو مزید بہتر کیا جا سکے۔ دریں اثناء جماعت کے جاری کردہ منصوبوں کے لئے ایک خصوصی فنڈ بھی قائم کیا گیا جس کے لیے مختلف احباب و اراکین کابینہ نے مالی تعاون کا اعلان کیا۔

اجلاس کے آخر میں جماعت کے عظیم علماء مولانا حافظ محمد ادریس ضیاء آف وہاڑی، مولانا عبد الغفار حسن آف لیہ اور مولانا قاضی مقبول احمد آف گوجرانوالہ کی وفات پر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے ان کی مغفرت کی دعا بھی کی گئی اور ان کی خدمات کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش گیا۔

اخبار الجماعۃ

مرکزی جمعیت اور یوتھ فورس کا مشترکہ اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث والحدیث یوتھ فورس تحصیل گوجرہ کا ایک مشترکہ اجلاس 19 مئی بروز منگل بعد نماز عصر مرکزی جامع مسجد قباء الحدیث کالج روڈ گوجرہ میں زیر صدارت امیر تحصیل حافظ محمد اسلم جٹ منعقد ہوا۔ ناظم تحصیل میاں محمد افضل نے سابقہ اجلاس کی کاروائی پڑھ کر سنائی جس کی توثیق کر دی گئی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ 30 مئی کو منی سٹیڈیم گوجرانوالہ میں ہونے والی تحفظ حرمین شریفین کانفرنس میں تحصیل گوجرہ سے بسوں کا قافلہ شرکت کرے گا۔ تحصیل کے نوجوانوں کو یوتھ فورس کی یونیفارم بنوا کر دی جائے گی تا کہ جماعتی تقریبات میں سیکورٹی کے لیے استعمال کریں۔ اجلاس میں جماعتی نظم کے خلاف کام اور فنڈز اکٹھا کرنے والوں کو جماعتی نظم میں شامل ہونے کی دعوت دی جائے گی۔ اجلاس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا عبدالقادر عثمان صاحب کو عمرہ کی سعادت حاصل کرنے پر مبارکباد دی گئی۔ ممتاز عالم دین حافظ محمد ادریس ضیاء آف دھاڑی کے لیے دعائے مغفرت، حافظ محمد انور ولہلہ کی صحتیابی کے لیے دعا کی گئی۔ اجلاس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث والحدیث یوتھ فورس تحصیل گوجرہ کے ذمہ داران ملک محمد ارشد، حافظ عمران شاکر، عابدالرحمن رندھاوا، حافظ محمد اقبال، مولانا غلام مرتضیٰ عابد، محمد سرفراز حسن، حافظ سجاد ربانی، قاری محمد عمران، محمد ایوب سجاد، میاں محمد حنیف، حافظ عبدالباسط، حافظ عمران آصف، فوجی محمدی زید و دیگر کارکنان نے بھی شرکت کی۔ اجلاس دعائے خیر پر اختتام پذیر ہوا۔

منجانب: محمد سرفراز حسن ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

ASF لاہور کا اجلاس

17 مئی 2015ء بروز اتوار صبح 10 بجے جامع مسجد محمدی اہل حدیث امامیہ کالونی شاہدرہ میں ASF لاہور کا اجلاس حافظ صفوان احمد فاروقی صدر ASF لاہور کی زیر صدارت ہوا۔ مہمان خصوصی وقار احمد اعوان پیغام ٹی وی پنجاب، حافظ انعام الرحمن، حافظ عبدالحفیظ کلیم، حافظ طلحہ طاہر، اسامہ طاہر، محمد احتشام الحق، محمد عمران، محمد عظیم، قاری عبداللہ، یاسر فاروق، محمد سفیان و دیگر نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر وقار اعوان صاحب نے اجلاس کو پیغام ٹی وی کے حوالے سے بریفنگ دی۔ آخر میں صدر لاہور نے مہمان خصوصی و دیگر شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

منجانب: محمد احتشام شعبہ نشر و اشاعت ASF لاہور

حفظ القرآن کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث والحدیث یوتھ فورس والحدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کے تحت جامعہ دار ارقم کھولیاں سمندر کھٹہ (گلیات) میں حفظ القرآن کانفرنس کا انعقاد ہوا، مہمان خصوصی کرنل (ر) جواد احمد تھے اور خصوصی خطاب مولانا سرفراز خان فاروقی کا ہوا۔ مولانا عتیق الرحمن، مولانا محمد حنیف، مولانا رفیق سلفی، مولانا سردار طاہر گل اور مولانا قاری رشید و دیگر ذمہ داران اور کارکنوں نے شرکت کی۔ کانفرنس میں 6 خوش نصیب حفاظ کی دستار بندی اور ان میں انعامات تقسیم کیے گئے۔

المرسل: (مولانا) حافظ عبدالحمید مدرسہ جامعہ ہذا

تبلیغی پروگرام

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل عارفوالہ کے زیر اہتمام رائے محمد اسماعیل امیر تحصیل عارفوالہ کی زیر صدارت جامع مسجد ابوہریرہؓ چک قطب پورہ 30/EB میں تبلیغی پروگرام منعقد ہوا جس میں مولانا بنیامین، مولانا طیب طاہر اور مولانا عبدالرزاق طاہر نے خطابات فرمائے۔

منجانب: رائے محمد اسماعیل کھرل، امیر تحصیل عارفوالہ

اطلاع عام

ضلع ڈیرہ اسماعیل میں ادارہ الخیریہ للشریعہ کے نام سے عبداللہ عرف لالا جی چندہ کر رہا ہے۔ بیرون ملک اور اندرونی طور سے بھی اس کا جمعیت اہل حدیث سے کوئی تعلق نہیں یہ جماعت المسلمین کراچی کا رکن ہے لہٰذا اس شخص کو چندہ نہ دیں۔ شکریہ

منجانب: طارق عزیز بھانڑی و حافظ امان اللہ ڈیرہ اسماعیل خان

درخواست دعائے صحت

قاری محمد بلال قریشی صاحب مدیر التعلیم مرکز ابوہریرہؓ شرقپور ان دنوں عارضہ قلب میں مبتلا ہیں۔ قارئین کرام سے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

منجانب: (مولانا) غلام مصطفیٰ، صدر AYF تحصیل شرقپور

دعائے صحت

مولانا حافظ نور ولہلہ ضلع ٹوبہ آج کل صاحب فراش ہیں۔ قارئین کرام ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ آمین! دعا گو: محمد رمضان قاسمی

دعوت اہل حدیث پروگرامز کا انعقاد

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل پنڈی گھیب کا اہم اجلاس زیر صدارت امیر تحصیل جناب عارف محمود سلفی منعقد ہوا، اس میں تحصیل بھر سے کارکنان جمعیت نے شرکت کی اور اس اجلاس میں تمام ساتھیوں کی مشاورت سے دعوت اہل حدیث پروگرامز کا شیڈول مرتب کیا گیا جن میں علاقہ کے علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔

ضروری اعلان

احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مرکز جامعہ عثمانیہ اہل حدیث فیروز وٹواں کا کوئی سفیر نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص جامعہ کے نام پر رمضان یا غیر رمضان میں چندہ طلب کرتے ہوئے مل جائے تو درج ذیل نمبر پر اطلاع کریں۔ شکریہ

منجانب: ابوعبداللہ محمد نواز ضیاء ناظم مرکز جامعہ عثمانیہ فیروز وٹواں

0300-8171944

تنظیمی اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل عارفوالہ کے زیر اہتمام جامع مسجد محمدی اہل حدیث ڈوگرانوالی چک شفیع میں چوہدری عبدالغفار گجر ممبر مساجد کمیٹی ضلع پاکپتن کی سرپرستی میں اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا محمد اقبال قصوری اور حافظ محمد سجاد کھرل نے خطابات کیے۔

منجانب: رائے محمد اسماعیل کھرل امیر تحصیل عارفوالہ

شیخ الحدیث کے ضرورت مند

منتظمین مدارس طلباء و طالبات تدریسی خدمات کے لیے اور تعطیلات کے دوران قرآن مجید و حدیث شریف اور عربی گرائمر کے دورہ جات کے لیے رابطہ کریں۔

عبدالخالق محمدی معرفت اقبال میڈیکل سٹور

دیوان باغ ملتان 0308-5602830

کابینہ مرکزی جمعیت اہل حدیث اوکاڑا شہر

سرپرست: مولانا عبداللہ یوسف..... امیر: محمد طاہر شیخ.....
ناظم: عمر فاروق لکھوی..... ناظم مالیات: محمد دین..... سینئر نائب امیر: مولانا عبدالحنان ..... نائب امیر: حاجی محمد یونس..... نائب ناظم: طارق محمود ..... نائب ناظم: پرویز اختر ..... نائب ناظم مالیات: محمد نادر مغل..... ناظم اطلاعات: مولانا عبدالغفار محمدی ..... نائب ناظم اطلاعات: محمد اسلم اوکاڑوی..... ناظم تبلیغ: مولانا محمد احمد انجم..... نائب ناظم تبلیغ: قاری عبدالرشید بلوچ

مرکزی جمعیت اہل حدیث اہل اسلام میں اتحاد کے لیے کوشاں ہے

ہری پور..... اسلام امن کا درس دیتا ہے' مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے والے اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے قائد اہل حدیث پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں اسلام کے خلاف ہونے والی ہر سازش کو ناکام بنا دیں گے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا عطاء الرحمن خطیب سعودی عرب نے مرکزی جامع مسجد پنڈ گجراں میں خطبہ جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا' جمعہ کے اجتماع میں مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس کے کارکنوں نے شرکت کی' انہوں نے مزید کہا ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث' پاکستان اور اہل اسلام میں اتحاد پیدا کرنے کے لیے سب سے آگے ہے۔

ضلع لیہ کی دعوتی سرگرمیاں

10 اپریل کا خطبہ جمعہ مولانا محمد اشرف امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل کروڑ نے چک نمبر 88 TDA میں اصلاح معاشرہ کے عنوان پر پڑھایا۔

10 اپریل کا خطبہ جمعہ مولانا محمد امیر شاکر صاحب نے چک نمبر 232 جوکی والا میں پڑھایا۔

10 اپریل کا خطبہ جمعہ پروفیسر حافظ احمد صاحب ناظم مرکز الایمان لیہ روڈ کروڑ نے چک نمبر 235 شوکت اڈا میں پڑھایا۔ احباب نے بہت پسند کیا۔

17 مارچ بروز منگل مرکز الایمان لیہ روڈ کروڑ میں نویں سالانہ پیغام قرآن کانفرنس منعقد کی گئی جس کی صدارت مولانا عبدالغفار حسن نے کی۔ مولانا عبدالحفیظ مدنی لاہور' مولانا حنیف کوٹ سلطان' مولانا حنیف ربانی نے جاندار خطابات فرمائے۔ لاہور سے قاری عبدالسلام عزیزی نے تلاوت کی۔ فیصل آباد سے قاری عبدالرؤوف محمدی صاحب تشریف لائے اور سالانہ امتحانات میں پوزیشن لینے والے طلباء میں انعامات تقسیم کیے۔ حافظ محمد اشتیاق نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض ادا کیے۔ حاضری اور انتظامات کے حوالے سے کانفرنس کامیاب رہی۔

منجانب: حافظ احمد عبدالجبار شعبہ نشر واشاعت تحصیل کروڑ

ضرورت رشتہ

اہل حدیث گجر برادری کے حافظ قرآن' الیف اے پاس لڑکے کے لیے گجر فیملی سے نیک سیرت وصورت ہم پلہ رشتہ درکار ہے۔ دینی مدرسے سے فارغ التحصیل عالمہ وفاضلہ ہو۔ لاہور' شیخوپورہ' گوجرانوالہ قصور کو ترجیح دی جائے گی۔

برائے رابطہ: عبدالرحیم قریشی 0321-4212336

0305-4327865

اظہار تعزیت

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل جہانیاں کے چوہدری عنایت اللہ بھٹی' مولانا عبدالرحمن سلفی' ڈاکٹر محمد اقبال حنیف' مولانا محمد اکرم' راقم الحروف' محمد نوید اکبر و دیگر کارکنان نے مولانا حافظ محمد ادریس ضیاء کی وفات پر حزن وملال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضرت حافظ صاحب کی سیاسی وسماجی' تنظیمی و جماعتی کارکنان کے اندر اتحاد واتفاق اور اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ وہ اس وقت بھی ضلع وہاڑی میں جماعت کی پہچان تھے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو: محمد شفیق' جنرل سیکرٹری AYF چک 136/10-R جہانیاں

تحصیل جہانیاں کا اجلاس

5 اپریل مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل جہانیاں کا اجلاس امیر چوہدری عنایت اللہ بھٹی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی ضلعی امیر قاری سیف اللہ عابد نے تحفظ حرمین شریفین کے حوالہ سے اور سعودی عرب کے ساتھ تعاون کے بارہ میں مرکز کی جامع پالیسی پر تفصیل کے ساتھ گفتگو کی۔ تحصیل کی طرف سے پیغام ٹی وی چینل کے لیے ناظم مولانا عبدالرحمن سلفی نے ارکان شوریٰ کی طرف سے قاری سیف اللہ کو پندرہ ہزار روپیہ کا فنڈ بھی پیش کیا۔ اجلاس میں ڈاکٹر محمد اقبال حنیف' ڈاکٹر محمد نوید اکبر' چوہدری زاہد عارف' قاری عبدالقادر' مولانا محمد عبداللہ' قاری محمد رفیق مدثر' مولانا عبدالغفار فردوسی' ماسٹر بشیر احمد' راقم و دیگر کارکنان شریک ہوئے۔

رپورٹ: شفیق جنرل سیکرٹری AYF چک 136/10-R ضلع خانیوال

انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل عارفوالہ کے رہنما مولانا محمد یونس عاجز خطیب 147/E.B کا بیٹا خلیق الرحمن 2 اپریل کو روڈ ایکسیڈنٹ میں وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ آبائی گاؤں 72/E.B میں مولانا محمد یوسف صاحب نے پڑھائی۔ احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ رابطہ برائے مولانا یونس عاجز: 0301-7255254

شریک غم: قاری بلال شاد وارا کین

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل عارفوالہ عارفوالہ

ہر شہر' ہر ضلع سے ڈسٹری بیوٹر درکار ہیں

ہماری پروڈکٹ ''ایزی پیپر سوپ'' جو فی زمانہ گھر سے باہر سفر میں' آفس میں' مسجد میں' سکول وکالج میں ہر ایک کی شدید ضرورت بن چکا ہے۔ کی مارکیٹنگ کے لیے ہر شہر سے ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں۔ دس ہزار روپے سے اپنا ذاتی کاروبار شروع کریں اور ماہانہ ہزاروں روپے کمائیں۔ محنتی' ایماندار' کاروباری حضرات رابطہ کریں۔

مینجنگ ڈائریکٹر... قاری حافظ ظفر اقبال

0335/0300-5150317

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''جوھر نایاب'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

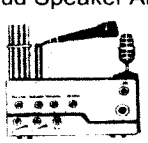

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

جانشین محدث العصر حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ

حافظ ثناء اللہ مدنی

رئیس جامعہ اسلامیہ
پیشوائے اہلحدیث ٹرسٹ فرخ شاہ

جانشین محدث العصر حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ

حافظ ثناء اللہ مدنی

رئیس جامعہ اسلامیہ
پیشوائے اہلحدیث ٹرسٹ فرخ شاہ

کا تحصیل سلانوالی میں رفاہ عامہ کے لیے ہیلتھ سینٹر لگوانے پر شکریہ ادا کرتے ہیں

منجانب

عبدالرحمن اسلم (سلانوی) — امیر مرکزیہ — تحصیل سلانوالی

محمد یحییٰ — ناظم مرکزیہ — تحصیل سلانوالی

مرکزی جمعیت اہلحدیث راہوالی ڈوگراں — تحصیل سلانوالی

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

امپورٹڈ U.P.S
بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ
0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر
اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

جامعہ ستاریہ اسلامیہ سکھر

کی طرف سے عظیم خوشخبری مدرسے کی چھٹیوں کے دوران 25 شعبان تا 25 رمضان المبارک

دورہ تفسیر القرآن الکریم

شیخ الحدیث والتفسیر

محترم محمد اسلم شاکر صاحب

شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ خانپور

قرآن کریم کی تفسیر پڑھائیں گے

- ★ رہائش اور سحر و افطار کا معقول انتظام
- ★ کشادہ، وسیع لان، پرفضا ماحول
- ★ دورہ میں شریک طلباء میں اسناد کی تقسیم
- ★ مقامی طلباء کو -/500 روپے اور بیرونی طلباء کو -/1000 روپے وظیفہ دیا جائیگا۔

دورہ کے خواہشمند حضرات 20 شعبان تک اپنے نام درج کروائیں۔

منجانب: جامعہ ستاریہ اسلامیہ ائیر پورٹ روڈ سکھر

زیر انتظام: جماعت غرباء اہلحدیث پاکستان

0301-3408929

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت اتائی معالجین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پیچش ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی امید بھی کی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور تراویح بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب و نظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی و غیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں اور دو ایوارڈ ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدانخواستہ آپ یا آپ کے جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفائے کاملہ و عاجلہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

اوجاع	سر چکرانا	بہرہ پن	مرگی	کڑل پڑنا	دل کا دورہ	اماس	یورک ایڈ
عصابہ	خواب میں ڈرنا	بند نزلہ	رعشہ	کیرا	دل میں سوراخ	دائمی قبض	فالج
شقیقہ	سرسام	نکسیر	تلخ جنون	دمہ	دل کی وال بند ہونا	قولنج	اعضاء کا سُن ہونا
سبات	حواس باختہ ہونا	منہ سے بدبو	خاموش جنون	تپ دق	بھوک بند ہونا	اپینڈکس	اعصابی کمزوری
بے خوابی	سکتہ	رال بہنا	ٹینشن	ٹی بی	بھوک کی زیادتی	بھگندر	ایز و سپرمیا
نسیان	ضعف بصر	لکنت	دل ڈوبنا	بلڈ پریشر	السر	گیس	سدا جوانی

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

میزان بینک سیونگ اکاؤنٹ نمبر
70010101053034
ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
03457545119 9
شناختی کارڈ نمبر
35103-1466875-3
رابطہ نمبر
0345-7545119
0313-7545119

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور Email:hakeemkarimbhti@hotmail.com

تکبیر ٹریولز اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

IATA

حج - عمرہ - ایئر ٹکٹنگ

وزارت مذہبی امور لائسنس نمبر 3246

قافلہ حج زیر قیادت: مولانا محمد زبیر عقیل فاضل مدینہ یونیورسٹی۔ ان شاء اللہ
0300-8450426

☆.....آپ فاضل مدینہ یونیورسٹی عالم دین کی قیادت میں حج ادا فرمائیں گے۔

☆.....ارکان حج کی ادائیگی اور نماز باجماعت کی ادائیگی مسنون طریقہ سے ہوگی۔

☆.....منیٰ اور عرفات میں قیام کے دوران دروس کا اہتمام ہوگا اور آپ کو پیش آمدہ مسائل کی دینی رہنمائی میسر ہوگی۔ ان شاء اللہ

عمرہ

سعودی کمپنی سے ڈائریکٹ ایگریمنٹ
بہترین ہوٹلز، لگژری ٹرانسپورٹ
اعلیٰ سروسز، با اخلاق سٹاف
پیکجز کے لئے رابطہ کریں۔

سردار محمد نواز ڈوگر۔ 03004699430

ثناور سنٹر موڑ سمن آباد ملتان روڈ لاہور فون 2-37525001-042

مرکز العلوم الاثریہ گلبرگ کالونی نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

27 واں سالانہ دورہ تفسیر القرآن

حضرۃ الاستاذ الحافظ محمد الیاس الاثری حفظہ اللہ
بانی مرکز ھذا

تدریس کے فرائض سرانجام دیتے ہیں

آغاز 13 جون 2015
بروز ہفتہ
25 شعبان ۱۴۳۵ھ سے 27 رمضان تک
ان شاء اللہ العزیز

بیرون سے آنیوالے طلبہ کے جملہ حقوق بذمہ مرکز ہوں گے ان شاء اللہ

دورانیہ کلاس

قبل از رمضان	رمضان میں
صبح 8 بجے سے دوپہر 2 بجے تک	صبح 8 بجے سے اذان ظہر تک

اختتام دورہ پر اسناد بھی جاری کی جائیں گی

الداعی الی الخیر: شعبہ نشر و اشاعت مرکز ھذا

برائے رابطہ
0300,0321
7418458

مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس و اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن فیروزوٹواں کے زیر اہتمام

بسلسلہ تحفظ حرمین شریفین

خطبات جمعۃ المبارک

اھلاً وسھلاً مرحبا

آیئے اور ایمان بڑھایئے

بمقام

مرکز جامعہ عثمانیہ اہل حدیث (سرخاب)

فیروزوٹواں ضلع شیخوپورہ

ان شاء اللہ العزیز

12 جون 2015 خطبہ جمعہ

جانشین صوفی محمد عبداللہ اوڈاں والے

بقیۃ السلف

فضیلۃ الشیخ

ولی کامل

حضرت مولانا

بھائی عاشق محمد صاحب حفظہ اللہ

آف کراچی

سرپرست اعلیٰ جامعہ تعلیم القرآن ماموں کانجن

زیر سرپرستی

الشیخ مولانا جار اللہ ضیاء صاحب

سرپرست المرکزیہ فیروزوٹواں

زیر سرپرستی

حاجی ملک محترم جناب ریاض احمد خاں وٹو صاحب

چیئرمین

زیر امارت

جناب محمد عبداللہ یزدانی صاحب

امیر المرکزیہ فیروزوٹواں

زیر نگرانی

جناب ملک اسداللہ خاں وٹو صاحب

مہتمم جامعہ ہذا

پہلا جمعہ رمضان المبارک

فاضل نوجوان واعظ شیریں بیان

حافظ محمد عثمان شاکر صاحب

آف سندری

ناظم تبلیغ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب

دوسرا جمعہ رمضان المبارک

فاضل نوجوان

قاری اکرام اللہ حنیف صاحب

آف وار برٹن

تیسرا جمعہ رمضان المبارک

عظیم مذہبی سکالر مجاہد انتھک

پروفیسر ڈاکٹر امان اللہ بھٹی صاحب

شیخوپوری

چوتھا جمعہ رمضان المبارک

حضرت مولانا ابوعبداللہ محمد نواز ضیاء صاحب

ناظم مرکز جامعہ عثمانیہ

پانچواں جمعہ رمضان المبارک

فضیلۃ الشیخ حافظ محمد اسماعیل میر محمدی صاحب

بن ولی کامل حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی

بونگلہ بلوچاں

الداعی الی القرآن والسنۃ

اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن

فیروزوٹواں ضلع شیخوپورہ

0301-7786188

0300-8171944

لاہور میں..... تحفظ حرمین شریفین ریلی پر

پروفیسر سینیٹر جناب امیر محترم ساجد میر صاحب حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ علی محمد ابوتراب صاحب حفظہ اللہ امیر بلوچستان

اور قائدین اہل حدیث یوتھ فورس کو دل کی گہرائیوں سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

منجانب

حافظ عبدالحمید عامر — رئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم

حافظ احمد حقیق — مدیر جامعہ

حافظ عبدالغفور مدنی — نائب مدیر جامعہ

اساتذہ وطلبہ جامعہ علوم اثریہ جہلم

راجہ انار گل ایڈووکیٹ — صدر انجمن اہل حدیث جہلم

ارشد محمود زرگر — نائب صدر انجمن

محمد افضل لون — نائب صدر

صدیق احمد یوسفی — سیکرٹری انجمن

محمد ارشد سیٹھی — ناظم مالیات

ہم

پیر و مرشد امیر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث حضرت مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب حفظہ اللہ

حضرت مولانا حافظ شیخ الحدیث ڈاکٹر عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان

کے وفادار سپاہی

جناب محترم مسعود احمد صاحب ظاہر

ڈاکٹر حافظ عبدالرشید ظاہر

ناظم تعلیمات

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پنجاب

بننے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے **مبارکباد** پیش کرتے ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو قیادت کے اعتماد پر پورا اترنے اور مسلک کی بے پناہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد صاحب

حضرت مولانا

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب

جناب محترم میاں محمود عباس صاحب

ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب

کے حسن انتخاب پر **خراج تحسین** پیش کرتے ہیں۔

منجانب

حافظ بابر فاروقی رحیمی

خطیب و ناظم مرکز اہلحدیث 106 راوی روڈ لاہور

محمد عمران مجاہد (فیروز وٹواں)

0302-7510920

Weekly AHL- E - HADITH
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
CPL No 116
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith
042-37720257
Paigham T.V:
042-37722876

بمقام

دار العلوم محمدیہ اندرون پرانا اڈا لایاں شیخوپورہ

شیخوپورہ کی عظیم قدیمی و دینی دانش گاہ

بسلسلہ تقسیم اسناد و انعامات

سالانہ

جشن اوّار 2015

بعد از نماز مغرب

عظیم الشان

تقریب بخاری شریف

تکمیل صحیح

ایمان افروز

اھلاً وسھلاً مرحبا

آیئے اور ایمان بڑھایئے

بخاری شریف آخری سبق پڑھ کر دستار فضیلت پائیں گے

فقید المثال

فضیلۃ الشیخ

سلطان القراء قاری المقری

صہیب احمد میر محمدی

حفظہ اللہ

استاذ العلماء

محترم جناب حضرت مولانا قاری

فاضل مدینہ یونیورسٹی

عظیم مذہبی سکالر خطیب بے مثال

پروفیسر عبدالرزاق ساجد

حفظہ اللہ

محترم جناب

خطیب نکتہ دان

فاضل مدینہ یونیورسٹی

آف فیصل آباد صاحب

سرِ فہرست بخاری سامعین فرمائیں گے

اساتذہ کرام جامعہ ہذا

1 مولانا خضر محمود	2 داود احمد	3 انصر محمود	4 طاہر حسین	5 محمد نعمان	6 انس سلیم	7 مولانا سعد اللہ	8 محمد لیاقت	9 عبدالقیوم	10 احمد شاکر	11 محمد بلال	12 جمیل الرحمن
13 ابوبکر خالق	14 نوید الرحمن										

1 مولانا عظیم ابراہیم	2 مولانا انصر محمود	3 محمد سلیمین	4 عمر فاروق غازی	5 ابوسفیان فاروق	6 مولانا محسن سلیم	7 مولانا محمد عبدالماجد	8 مولانا عبدالرحمن	9 مولانا محمد مصام	10 محمد مجاہد	11 ابوبکر عبداللہ
امسال شعبہ درس نظامی سے فارغ ہونے والے طلباء کرام											

1 صبیح اللہ	2 علی تیمور	3 عبدالرحمن	4 محمد انس	5 سیف اللہ	6 عبدالرحمن	7 احسان اللہ	8 علی رضا	9 حنظلہ	10 اسامہ	11 ابرار احمد	12 عبدالرحمن
13 محمد شعیب	14 محمد حنیف	15 محمد اشفاق	16 محمد یحییٰ	17 عبدالرؤف	18 محمد دانش	19 شاہ زیب	20 شہزاد احمد	21 حسنین	22 حسنین	23 حسنین	24 حسنین

شرائط طرائف محمدیہ

دار العلوم محمدیہ شیخوپورہ کی ایک عظیم اور قدیمی اسلامی درسگاہ ہے۔ جس میں قرآن و حدیث، تفسیر، فقہ، لغت، منطق و نظم و نثر، درس نظامیہ اور جملہ علوم اسلامیہ کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ تسلسل اور تزک و احتشام کے ساتھ جاری ہے۔ طلباء کی تعلیم و تربیت کیلئے فاضل محنتی اور جید علماء کرام پر مشتمل عملہ تعلیمات خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ تعلیمی ترقی کا جائزہ لینے کیلئے سال میں دو دفعہ باقاعدہ کی سے امتحانات منعقد کرائے جاتے ہیں، جبکہ اور کامیاب طلباء کی حوصلہ افزائی کیلئے انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔ تاکہ قوم کے نونہال تعلیمی میدان میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی بھرپور کوشش میں مصروف رہیں۔ یہاں سے فارغ ہونے والے طلباء کا تعلق ملک خداداد پاکستان کے تقریباً ہر علاقہ سے ہے جو اپنے اپنے علاقہ میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ طلباء کو طعام و قیام مفت مہیا کیا جاتا ہے۔ طلباء کی اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ ایک وسیع و عریض لائبریری قائم ہو چکی ہے۔ جس سے طلباء، اساتذہ، علماء، مؤلفین، مصنفین اور قارئین کرام بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ مختلف فنون کی کتب کی تعداد بیس ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ جو کہ ہر شریف طالب علم کیلئے بلا معاوضہ مہیا کی جاتی ہے۔ ہر سال ماہ شعبان میں طلباء کرام کے درمیان تقریری مقابلہ جات منعقد کرائے جاتے ہیں۔ جس میں مختلف علوم و فنون کے موضوعات پر طلباء کرام تقاریر کرتے ہیں۔ ہر سال ماہ رمضان المبارک میں طلباء کرام کے درمیان حفظ قرآن مجید کے مقابلہ جات منعقد کرائے جاتے ہیں۔ جس میں بہترین کارکردگی دکھانے والے طلباء کرام کو انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ ہر سال ماہ شعبان میں طلباء کرام کے درمیان تقریری مقابلہ جات منعقد کرائے جاتے ہیں۔ جس میں مختلف علوم و فنون کے موضوعات پر طلباء کرام تقاریر کرتے ہیں۔ ہر سال ماہ رمضان المبارک میں طلباء کرام کے درمیان حفظ قرآن مجید کے مقابلہ جات منعقد کرائے جاتے ہیں۔ معزز مہمانان کرام خصوصی خطاب فرما